بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم　　وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

14 رجب 1419 ہجری 5 نبوت 1377 ہش 5 نومبر 98ء

☆

لندن 31/اکتوبر 98 (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے اپنے گذشتہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے "حیا" کے مضمون پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے خطبہ میں ہالینڈ اور فرانس کی مسجدوں کے افتتاح کا بھی تذکرہ فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس

## کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے یعنی اس بات کے ثبوت کیلئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے

### دو قسم کی فتح کا اُس میں پایا جانا ضروری ہے

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽

کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے یعنی اس بات کے ثبوت کیلئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اُس میں پایا جانا ضروری ہے۔ اول۔ یہ کہ وہ مذہب اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رو سے ایسا جامع اور اکمل اور اتم اور نقص سے دور ہو کہ اُس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کر سکے اور کوئی نقص اور کمی اس میں دکھلائی نہ دے اور اس کمال میں وہ ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہو یعنی ان خوبیوں میں کوئی مذہب اُس کے برابر نہ ہو جیسا کہ یہ دعویٰ قرآن شریف نے آپ کیا ہے کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الاِسْلَامَ دِيْنًا ۝ یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور میں نے پسند کیا کہ اسلام تمہارا مذہب ہو۔ یعنی وہ حقیقت جو اسلام کے لفظ میں پائی جاتی ہے جس کی تشریح خود خدا تعالیٰ نے اسلام کے لفظ کے بارہ میں بیان کی ہے اس حقیقت پر تم قائم ہو جاؤ۔ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اُسی کا حق تھا اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا جیسا کہ دیکھنے والوں پر ظاہر ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس دعوے سے دست بردار ہیں۔ کیونکہ توریت میں خدا تعالیٰ کا یہ قول موجود ہے کہ میں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو شخص اُس کے کلام کو نہ سنے گا میں اُس سے مطالبہ کروں گا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانہ کی ضرورتوں کی رو سے توریت کا سننا کافی ہوتا تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور نبی آتا اور مواخذہ الٰہیہ سے مخلصی پانا اُس کلام کے سننے پر موقوف ہوتا جو اُس پر نازل ہوتا۔ ایسا ہی انجیل نے کسی مقام میں دعویٰ نہیں کیا کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے بلکہ صاف اور کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کریگا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی توریت کو ناقص تسلیم کر کے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اپنی تعلیم کا نامکمل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کر دیگا مگر قرآن شریف نے توریت اور انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا اور فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الاِسْلَامَ دِيْنًا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ کامل تعلیم کا دعویٰ کرنے والا صرف قرآن شریف ہی ہے اور ہم اپنے موقعہ پر بیان کرینگے کہ جیسا کہ قرآن شریف نے دعویٰ کیا ہے ویسا ہی اُس نے اس دعوے کو پورا کر کے دکھلا بھی دیا ہے اور اُس نے ایک ایسی کامل تعلیم پیش کی ہے جس کو نہ توریت پیش کر سکی اور نہ انجیل بیان کر سکی پس اسلام کی سچائی ثابت کرنے کیلئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رُو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوم پھر دوسری قسم فتح کی جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اُس کا شریک نہیں اور جو اُس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے اُس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں جن سے دوسرے مذہب بکلی محروم ہیں یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ اُن کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے بلکہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یاد رہے کہ پہلی دلیل اسلام کی سچائی کی جو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یعنی کامل تعلیم وہ درحقیقت اس بات کے سمجھنے کیلئے کہ مذہب اسلام منجانب اللہ ہے ایک کھلی کھلی دلیل نہیں ہے کیونکہ ایک متعصب منکر جس کی نظر باریک بین نہیں ہے کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک کامل تعلیم بھی ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پس اگرچہ یہ دلیل ایک دانا طالب حق کو بہت سے شکوک سے مخلصی دے کر یقین کے نزدیک کر دیتی ہے لیکن تاہم جب تک دوسری دلیل مذکورہ بالا اس کے ساتھ منضم اور پیوستہ نہ ہو کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچا سکتی اور ان دونوں دلیلوں کے اجتماع سے سچے مذہب کی روشنی کمال تک پہنچ جاتی ہے اور اگرچہ سچا مذہب ہزارہا آثار اور انوار اپنے اندر رکھتا ہے لیکن یہ دونوں دلیلیں بغیر حاجت کسی اور دلیل کے طالب حق کے دل کو یقین کے پانی سے سیراب کر دیتی ہیں اور مکذبوں پر پورے طور پر اتمام حجت کرتی ہیں۔ اس لئے اِن دو قسم کی دلیلوں کے موجود ہونے کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہتی اور میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیت اسلام کیلئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزارہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا اور مذکورہ بالا دلائل کے لکھنے کیلئے مجھے شرح صدر عنایت کیا۔ اگر میں کتاب براہین احمدیہ کے پورا کرنے میں جلدی کرتا تو ممکن نہ تھا کہ اِس طریق سے اسلام کی حقانیت لوگوں پر ظاہر کر سکتا۔ کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو اسلام کی سچائی پر قوی دلیل ہیں مگر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے وہ موعودہ نشان کھلے کھلے طور پر دنیا پر ظاہر ہوتے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲-۵)

## دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدد نکاح کے مسئلہ کو نہایت بُری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کیلئے نکاح ثانی کیلئے پیش آجاتی ہیں، اس شریعت میں اِن کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کیلئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے، یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بے کار ہو جاوے۔ اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جائے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کیلئے یہ راہ کھلی رکھی ہے۔ اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کیلئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بے کار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے، جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا ملتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کیلئے ایسی پیش آجاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کیلئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں، ان کا کچھ ذکر نہ تھا۔ اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی۔ اور اے عورتو! فکر نہ کرو۔ جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں، عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا، تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دُعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دُعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اُٹھاؤ۔ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو، اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو چوری نہ کرو گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۶۰-۱۶۳ دسمبر ۱۹۵۹ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# مجاہدین تحریک جدید کی توجہ کیلئے

1934 کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے اس سال انگریزی حکومت کی پشت پناہی حاصل کر کے مجلس احرار عطاء اللہ شاہ بخاری کی لیڈر شپ میں احمدیت کو مٹانے کا زعم لیکر اٹھی اور دعویٰ کیا کہ اب تو جماعت کو مٹا کر ہی دم لیں گے اور قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے اور ہر طرف احمدیت کی مخالفت میں طوفان بے تمیزی کھڑا کر دیا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس پر آشوب دور میں اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر جماعت کا قدم مزید ترقی کی طرف گامزن کرنے کیلئے ایک تحریک فرمائی۔

اور اس میں احباب جماعت کے سامنے بعض قربانیوں کا مطالبہ تحریک جدید کی صورت میں پیش کیا وہ تجاویز بھی بتائیں جن پر چل کر اپنے ایک ایک پیسے کی بچت کر کے فضول خرچیوں سے اجتناب کر کے اسلام و احمدیت کی خدمت اس کے فروغ اور دشمن کی ریشہ دوانیوں کے خلاف منصوبہ بند کارروائی کی جا سکے مخلصین جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور خدا تعالیٰ کی خاطر دین اسلام کی اشاعت کیلئے اپنے گھروں کو خیر باد کہ دیا اور مخالفانہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے حضور کی رہنمائی میں مختلف ممالک میں چلے گئے اور قادیان سے اٹھنے والی یکہ و تنہا آواز جسے مٹانے کی سکیمیں بنائی جارہی تھیں دیکھتے ہی دیکھتے افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں یورپ و امریکہ کے تثلیث کدوں میں گونجنے لگی نتیجہ یہ ہوا کہ جس درخت کو قادیان سے اکھیڑنے کا دشمن نے تہیا کر لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی شاخیں دوسرے ممالک میں بھی پھیلانی شروع کر دیں اور آج اللہ کے فضل سے 162 کے قریب ممالک میں یہ پودا اپنی بہار دکھا رہا ہے۔

جہاں تک مالی قربانیوں کا تعلق ہے اس میں بھی جماعت کا قدم کبھی پیچھے نہیں گیا اُس وقت 27 ہزار روپے کی مالی تحریک کی گئی تھی نہ صرف مخلصین جماعت نے اسے پورا کیا بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اپنے وعدے لکھائے اور ادائیگیاں کیں اور اس وقت ہر لحاظ سے یہ الٰہی تحریک ترقی کر رہی ہے۔ فی الوقت تحریک جدید ہندوستان کے تحت سکم بھوٹان مالدیپ سری لنکا میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں جاری ہیں مالی لحاظ سے اس کا بجٹ صرف ہندوستان کا ساڑھے سولہ لاکھ روپے ہے۔ دفتروں کے لحاظ سے اب چار دفاتر اس کے کھل چکے ہیں اور انشاء اللہ العزیز تحریک جدید کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی۔

تحریک جدید کے الٰہی تحریک ہونے کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔۔۔ میں بالکل خالی الذھن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲)

اس کی غرض و غایت حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ (خطبہ جمعہ 16 نومبر 1934)

"یہ بات واضح ہے کہ ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہم نے ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے اور یہ کام تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحریک جدید کی مضبوطی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں اور بیرونی مبلغین کو اتنا روپیہ بھجوائیں کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے تبلیغی مہمات کو جاری رکھ سکیں۔ (الفضل 14 اکتوبر 1961)

پس میں جماعت کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور زیادہ سے زیادہ وعدے لکھائیں اور پھر انہیں جلد پورا کریں اسی طرح نئے نئے لوگوں کو تحریک کر کے اس تحریک میں شامل کریں تمہارا چندہ ہر سال پہلے سے زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ تمہارا کام ہر سال بڑھے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 1954)

تحریک جدید ایسی پر شوکت تحریک ہے جس کی عظمت کا بدترین دشمنوں نے بھی اعتراف کیا چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار نے 23 اپریل 1935 کو ایک تقریر میں تحریک جدید کی کامیابی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا "ہم میاں محمود کے دشمن ہیں وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہئے جماعت نے ایک لاکھ روپیہ دیا اس کے بعد 11 ہزار مطالبہ کیا تو اسے دگنا تگنا دے دیا۔

(الفضل 26 اپریل 1935)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کے چندے تبلیغ اسلام کیلئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اب جبکہ تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے اور نئے سال کا آغاز ہونے والا ہے تبلیغی تقاضے بڑھنے کے ساتھ اخراجات بہت بڑھتے جارہے ہیں۔ تمام مجاہدین تحریک جدید کو نئے عزم اور مومنانہ روح کے ساتھ یہ یقین کرتے ہوئے کہ یہ الٰہی تحریک ہے اس کے ساتھ عالمگیر برکات وابستہ ہیں اور اس کے شیریں ثمرات ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اپنے سابقہ بقایوں کو بے باق کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر آئندہ سال کے وعدے لکھوائیں اور پھر ادائیگی کی طرف خصوصی دھیان دیں تاکہ ہمارا ہر قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

مال سے محبت مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ (اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء)

## مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں

مضامین نظمیں و رپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی نگارشات کو بھجواتے وقت درج ذیل امور مد نظر رکھیں۔

☆- لکھائی خوشخط ہو شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔

☆- اگر مضمون میں عربی عبارات ہوں تو ان کے اعراب ضرور لگائے جائیں۔

☆- آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب و خطبات نیز دیگر مصنفین کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں نیز ان کے مکمل حوالے، صفحہ نمبر کتاب کا نام سن اشاعت مصنف کا نام ایڈیشن اور مطبع کا نام ضرور لکھیں اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر اخبار کا شمارہ تاریخ ماہ اور سنہ نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔

☆- اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں اس سے ادارہ کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔

☆- جو کتب و اخبارات عموماً میسر نہیں ہوتیں ان کے حوالہ کی صورت میں اصل ٹائٹل و حوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

☆- جملہ رپورٹیں جامع و مختصر ہوں غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔

☆- مضامین، خبریں و رپورٹیں صحیح معلومات اور کوائف پر مشتمل ہونی چاہئے۔ اگر کوئی امر حقیقت کے برعکس ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی۔

☆- جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات (منظوم و منثور) بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ آئندہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی توسط سے بھجوایا کریں۔ بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔

☆- اپنے مضامین یا نظموں کی نقول رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں نا قابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

## جلسہ سالانہ قادیان ۹۸ء

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۵-۶-۷ / دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار منعقد ہوگا۔ احباب جماعت اس بابرکت سفر کی تیاری شروع فرمائیں اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

Luthra Jewellers

Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS

Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

# خطبہ جمعہ

# امانت کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے

## سچے مومن وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴؍ ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۴؍ تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ . وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. اُوْلٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ۔(سورة المعَارج آيات ۳۳ تا ۳۶)

یہ وہی مضمون ہے جو میں نے جرمنی کے گزشتہ خطبے میں ہمبرگ کے خطبے میں شروع کیا تھا اور وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ اگلے جمعہ پر جو لندن میں ہوگا میں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ امانات کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے اور اس پہلو سے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جو پیچھے بیان نہیں ہوئیں اور ان احادیث میں کچھ نئے پہلو امانتوں کی ادائیگی کے متعلق بیان ہوئے ہیں لیکن سب سے پہلے جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کی مختصر تشریح کرتا ہوں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ۔ رَاعُوْنَ سے مراد نگہداشت کرنے والے جیسے گڈریا اپنی بھیڑ بکری کی نگہداشت کرتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وہ لوگ یعنی سچے مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہر وقت کڑی نظر رکھتے ہیں۔ گڈریے کی نظر اگر غافل رہے تو جو اس سرزمین کی حدود ہیں جہاں بکریوں نے چرنا ہے اس سے وہ نکل کر باہر قدم رکھ دیتی ہیں اور خطرے میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ تو بہت ہی خوبصورت بیان ہے کہ سچے مومن تو وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں کہ کہیں یہ بدک نہ جائیں، کہیں اپنے مقام کو چھوڑ کر کسی اور طرف نہ چلے جائیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اب گواہیوں پر قائم رہنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس کے دو تین معانی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اول تو گواہیوں پر مضبوطی سے قائم وہی ہوتا ہے جس کی گواہی حقیقت میں سچی ہو۔ جس کی گواہی سچی نہ ہو وہ بیان بدلتا رہتا ہے۔ تو وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ میں یہ ایک صفت ان کی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ گواہی صرف اسی چیز کی دیتے ہیں جس پر پھر وہ ہمیشہ قائم رہ سکتے ہوں۔ جب بھی پوچھو گے وہی بات کہیں گے جس بات کے وہ گواہ ہیں۔ اور بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ کا یہ بھی مطلب بنتا ہے کہ وہ جو آنکھوں دیکھا ہو وہ بیان کیا کرتے ہیں، جس پر نفس پورے اطمینان کے ساتھ گواہی دے سکتا ہو۔ سُنی سُنائی باتوں کو بیان کرنے والا کبھی بھی اس پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر جب وہ ایک بیان دیتے ہیں تو اس کو لوگوں کے ڈر سے بدلتے نہیں۔ بعض دفعہ لوگ سچے بیان کو بھی لوگوں کے ڈر سے بدل دیتے ہیں جب ایک دفعہ بیان بدلا جائے تو اس کی کوئی بھی قیمت نہیں رہتی۔

اب امریکہ میں جو پریذیڈنٹ کلنٹن کے ساتھ واقعات ہو رہے ہیں وہ یہی واقعات ہیں، بیان بدلنے والے۔ جب بیان بدل دیا جائے تو پہلے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہیں اور دوسرے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہ رہا اور امریکہ کی عدلیہ اب اسی مخمصے میں پھنس گئی ہے کہ جن سے بیان بدلوایا گیا تھا ان کا پہلا بیان سچا تھا یا دوسرا سچا تھا۔ اور وہ عورتیں حلفیہ گواہی دیتی ہیں کہ ہمارا پہلا بیان جھوٹا تھا یہ بیان سچا ہے۔ تو خواہ جو مرضی حلف اٹھائیں۔ جب حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ پہلا بیان جھوٹا تھا تو پھر اگلے کا بھی اعتبار نہ رہا۔ اور یہی حال پریذیڈنٹ کلنٹن کا بھی ہے۔ وہ بھی حلف اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ جو میں نے پہلے بات کی تھی اس میں کچھ چھپایا تھا اور کھولتے نہیں کہ کیا چھپایا تھا۔ تو عجیب و غریب حال میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اگر قرآنی آیات کی بنیادی نصائح کو نظر انداز کر دے جو ہر کس و ناکس کے لئے برابر ہیں۔

یہاں مومنوں کی جو صفت بیان فرمائی گئی ہے یہ مطلب نہیں کہ غیر مومنوں کے لئے یہ طریق کار مفید نہیں ہوگا۔ مومنوں کو بنی نوع انسان کے لئے نمونے کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ اگر تم نمونہ پکڑنا چاہتے ہو، اگر امانتوں کا حق ادا کرنا چاہتے ہو، اگر اپنے عہدوں پر نگران رہنا چاہتے ہو تو پھر مومنوں سے سیکھو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کو یہاں بطور نمونہ بنی نوع انسان کے لئے پیش فرمایا گیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ وہ نمازوں کی حفاظت کیوں کرتے ہیں، عہد کا اس سے کیا تعلق ہوا؟ دراصل سب سے پہلا عہد ان کا خدا سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی خاطر اور اس کی امانت اس کو واپس کرنے کے لئے وہ نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ نمازیں ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔ یہاں جو يُحَافِظ کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے یہ دو طرفہ عمل کرنے والا صیغہ ہے۔ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور نمازیں ان کی حفاظت کرتی ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ جتنا کوئی اپنی نمازوں کی حفاظت کرے گا اسی قدر نمازیں ان کی حفیظ بن جائیں گی، اس کی حفاظت کرنے والی ہو جائیں گی۔

اُوْلٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جو اعزاز والی جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ اب قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ اُولٰٓئِكَ یہ حصر کرنے کے باوجود صرف یہ نہیں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل کئے جائیں گے جبکہ قرآن کریم کی دوسری آیات بہت سے کمزور لوگوں کے متعلق بھی خبر دیتی ہیں کہ بہت سی کمزوریوں کے باوجود وہ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ مگر جنتوں کے ساتھ یہ شرط رکھ دی مُكْرَمُوْنَ وہ اعزاز کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے یعنی جنتیں مکرم نہیں مگر ان کی وجہ سے جنتیں بھی مکرم بن جاتی ہیں۔ جس جگہ داخل ہونے والے معزز لوگ ہوں وہ جگہ بھی عزت والی بن جاتی ہے۔ مکان کو مکین سے شرف حاصل ہوا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے میں اس کے دونوں معنے جائز سمجھتا ہوں کہ وہ اعزاز کے ساتھ، بڑی عزت اور احترام کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ ہر کس و ناکس جس کو جنت کا انعام ملے گا اس پر یہ مضمون صادق نہیں آتا لیکن جن کی صفات اوپر بیان کی گئی ہیں ان پر یہ مضمون بعینہ صادق آتا ہے۔

یہ وہ آیات تھیں جن کے تعلق میں میں نے اپنے خطبے کو تشکیل دیا تھا۔ اسی تعلق میں ایک اور آیت بھی ہے یا چند اور آیات بھی ہیں سورہ المومنون کی آیات ۹ تا ۱۲، ان میں بھی یہی مضمون ہے مگر کسی قدر فرق کے ساتھ۔ وَالَّذِيْنَ هُم لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہمہ وقت نگران رہتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ وہ ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔ آگے جو ایک آیت ہے یہ پیچھے جو مضمون ہے اس میں اضافہ کر رہی ہے۔ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ یہاں فردوس کا ذکر ہے مُكْرَمُوْن کا ذکر نہیں ہے۔ یعنی مُكْرَمُوْن کی جنت کا ذکر نہیں بلکہ فِرْدَوْس کا ذکر ہے۔ اس لئے سرسری نظر سے پڑھنے والا دونوں کو ایک ہی مضمون سمجھ لیتا ہے حالانکہ ان دونوں میں فرق ہے۔

فِرْدَوْس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر وَارِثُون کہہ کر یہ فرمایا کہ گویا وہ جنت کو ورثے میں پائیں گے۔ جیسے ورثے کا حق رکھنے والا لازماً سب سے زیادہ حق دار ہوتا ہے اس کا جو ورثہ چھوڑا گیا ہو۔ تو اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْن یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ جس کو فِرْدَوْس ورثے میں ملے گی۔ فردوس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر مُكْرَمُوْنَ میں جس جنت کا ذکر ہے اس کا اور اس کا فرق ہے۔ مکرمون والی جنت تو فردوس سے بھی بہت اعلیٰ درجے کی ہے هُمْ فِيْهَا

خلِدُوْن وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یا ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔

اب ان آیات کے تعلق میں جو میں نے چند احادیث حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اختیار کی ہیں ان میں پہلی حدیث مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اَمْرِالخَازِن الامین سے لی گئی ہے۔ یہ روایت حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو **مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہو اگر دیانت دار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والوں کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔**

اب یہ ایک بہت ہی لطیف نصیحت ہے جسے بہت سے لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں اور میرے تجربے میں ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے جب اس بات کو نظر انداز کیا تو ان کی خساست خود ان کے نفس کے خلاف غالب آگئی۔ اور بہت سے مراتب سے وہ محروم رہ گئے۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس باریک نظر سے چیزوں کا مطالعہ فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے کھول کھول کر رکھتے ہیں انہیں سمجھنے کے بعد غور کرنا چاہئے کہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کا عام خیال ہے کہ جس کو حکم دیا جاتا ہے وہ کرتا ہے وہ اسکے لئے صدقہ جاریہ کیسے ہو گیا۔ ایک آدمی کو آپ جو حکم دیتے ہیں وہ کرتا ہی ہے لیکن پوری بشاشت لور خوش دلی کے ساتھ ایسا کرے یہ ایک زائد شرط ہے۔

بعض لوگ جب یہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو کچھ رقم دلوادو تو ان کے نزدیک وہ شخص حق دار نہیں ہوتا اور میرے نزدیک حق دار ہوتا ہے۔ میرے نزدیک حق کے پیمانے مختلف ہیں۔ بعض لوگ محض دلجوئی کی خاطر مدد دیئے جاتے ہیں، بعض لوگ اس مدد کے نتیجے میں دین کے زیادہ قریب آجاتے ہیں۔ مؤلفۃ القلوب کا بھی تو ایک مضمون ہے مگر جو لوگ باریکی سے ان باتوں کو نہیں دیکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ میرا فیصلہ ہی غلط تھا یہ آدمی کس طرح لائق ہو گیا کہ اس کو جماعت کی طرف سے مدد دی جائے۔ اور پھر ان کو یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ مدد جماعت کی طرف سے دی جارہی ہے یا میری ذاتی طرف سے دی جارہی ہے یا کسی ایسے فنڈ سے دی جارہی ہے جس کا جماعت کے حساب میں کوئی ذکر بھی نہیں۔ ان سارے امور سے لاتعلقی کے نتیجے میں وہ اپنی جگہ معاملہ فہم بن کر فیصلہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک شخص کے متعلق مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے اس کو کہا کہ فلاں شخص کو یہ رقم دے دو۔ اس نے اپنی جیب سے نہیں دینی تھی، رقم اسے مہیا کر دی گئی تھی لیکن مدتوں ٹالتا رہا، نہیں دی۔ آخر جب کمیشن بیٹھا اور جواب طلبی کی گئی تو یہ جواب دیا کہ یہ تو حق دار ہی نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا تم زیادہ جانتے ہو یا خلیفۂ وقت جانتا ہے جس نے رقم مہیا کی۔ اگر اس نے بے وقوفی کی ہے تو وہ خدا کو جوابدہ ہے تم نے تو حکم ماننا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط لگائی پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے۔ جس کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قائم فرما دیا یا بالا عہدیدار، امیر نے مثلاً قائم کر دیا تو نچلے عہدیداروں کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ اس میں روک بن جائیں لور اپنی خساست اس صدقے کی راہ میں حائل کر دیں، اپنی کنجوسی کو صدقے کا رستہ روک دینے والا بنا دیں۔ اگر ایسا کریں گے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے کہیں اور پہنچ سکتے ہیں۔

فرمایا ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کیا تحریص ہو سکتی ہے۔ اپنے پلے سے کچھ بھی نہیں دینا پڑا اور جس کو صدقہ دیا صرف یہ شرط ہے بشاشت سے دو اور تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے صدقہ دینے والے نے صدقہ دیا۔ اسی طرح تم بھی اس صدقے کے ثواب میں شریک ہو جاؤ گے۔ اب بشاشت سے دینے کا مضمون بھی خاص طور پر پیش نظر رہنا چاہئے۔ اگر کسی کو کچھ دیا جائے اور منہ بسور کر دیا جائے، ماتھے پر بل پڑے ہوئے ہوں تو اگر وہ سخت مجبوری کی وجہ سے لینے پر مجبور بھی ہو تو اس کا دل بہت دکھی ہو جائے گا۔ وہ کہے گا میرے حالات کی مجبوری ہے میں لے تو رہا ہوں مگر اس شخص نے جس طریقے پہ دیا ہے لینے کو دل نہیں چاہتا۔ چنانچہ ایسے بھی میرے علم میں ہیں جن کو جب اس طرح دیا گیا تو انہوں نے واپس کر دیا اور یہ نہیں سوچا کہ یہ جو ان کو رقم مہیا کی جارہی تھی اس کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میری طرف سے تھی۔ لیکن یہ ان کی نفسیاتی مجبوری ہے۔ دینے والا ہاتھ نظر آرہا ہے، دینے والے چہرے کو وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اگر وہ پوری بشاشت سے نہ دے رہا ہو تو لازماً دل پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط لگا دی کہ پوری بشاشت کے ساتھ دو تاکہ لینے والے کا دل بھی راضی ہو، وہ خوش ہو کہ مجھے خوش خوش ایک چیز دی جارہی ہے۔ پس یہ بہت ہی باریک رستے ہیں تقویٰ کے جن کا مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں سمجھاتے ہیں اور آپ کے سوا اور کوئی اس طرح نہیں سمجھا سکتا۔

ایک روایت عبادہؓ بن صامت سے لی گئی ہے۔ عن عبادۃ ابن صامت ان النبی ﷺ قال۔ حضرت عبادہ بن صامت کی یہ روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنے نفس سے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بہت ہی عمدہ سودا ہے، عظیم الشان سودا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس کو جنت کی ضمانت دیں ممکن ہی نہیں کہ اسے جنت نصیب نہ ہو اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اللہ کی منشاء کے بغیر بیان نہیں کر سکتے کیونکہ آپؐ تو جنتیں تقسیم کرنے والے نہیں تھے۔ اللہ نے آپ کو جس چیز میں جتنا مختار بنایا تھا آپ اسی کی امانت کا حق ادا کرتے تھے۔ تو امانتوں کی گفتگو ہو رہی ہو تو لور ان جنتوں کی ضمانت دے رہے ہوں جن کی ضمانت دینا آپ کے اختیار میں نہ ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس لازماً یہ حدیث قدسی ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجازت دی کہ یہ باتیں کہو اور ضامن ہو جاؤ۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ضمانت کے بعد اب غور سے سنیں کہ وہ کیا چھ باتیں ہیں۔

**جس وقت بات کرو سچ بولو۔** اب یہ بات جو ہے یہ کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ جس وقت بات کرو سچ بولو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ بات کرنے سے پہلے رک کر سوچنا چاہئے کیونکہ انسان کا نفس بہت سی جھوٹ کی طونی کر دیا کرتا ہے، وہ ملاوٹ شامل ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ سچ نہیں رہتا۔ تو پہلی بات ہی کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر پانچ اور باتیں بھی ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک شخص کو صرف سچ کی ہدایت کی تھی اور اس سے وعدہ لیا تھا کہ سچ بولو گے اور اس کا انجام یہ ہوا کہ اس کی ساری بدیاں دور ہو گئیں اور ساری نیکیاں اور حسنات اس کو عطا ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک ایک آپ کا فقرہ اس کا ایک ایک لفظ تولنے کے لائق ہے یعنی دل میں اس کو تولیں اور پھر دیکھیں اس کا کتنا وزن ہے۔

**جب تم وعدہ کرتے ہو تو اسے پورا کرو۔** اب دراصل یہ سچ بولنے ہی کے آگے شاخسانے ہیں۔ بنیادی چیز حق ہے۔ اگر کوئی انسان سچ بولنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جب وہ وعدہ کرے گا تو اسے پورا کرے گا۔

**جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔** اب یہ ساری باتیں سچ ہی کے بطن سے پھوٹ رہی ہیں۔ سچ بنیادی چیز ہے۔ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کو پھل لگ رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان پھلدار شاخوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔

**اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔** یہ بھی امانت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے عطا کی ہیں۔ اس لئے امانت کا مضمون یہاں بھی اسی طرح چل رہا ہے۔

پھر فرمایا **غضِّ بصر کرو۔** اب غضِّ بصر کا جو عموماً ترجمہ سنتے ہیں یا کرتے ہیں یہ ہے کہ ہر وقت آنکھیں نیچی رکھو حالانکہ ہرگز یہ ترجمہ نہیں ہے۔ **غضِّ بصر سے مراد** یہ ہے کہ جب نظر اچٹتی ہوئی کسی ایسی جگہ پڑے جہاں وہ نفس میں غلط جذبات پیدا کر رہی ہو تو وہاں سے نظریں پھیر لیا کرو لور کسی چہرے پر اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو گویا اس کے حسن کی تلاش میں ہو، اس کے بدن کو اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو کہ گویا اس کی مخفی زینت کے ابھار کو دیکھ رہے ہو لور اس سے اپنے دل کو ایک قسم کی شہوت کی تسکین

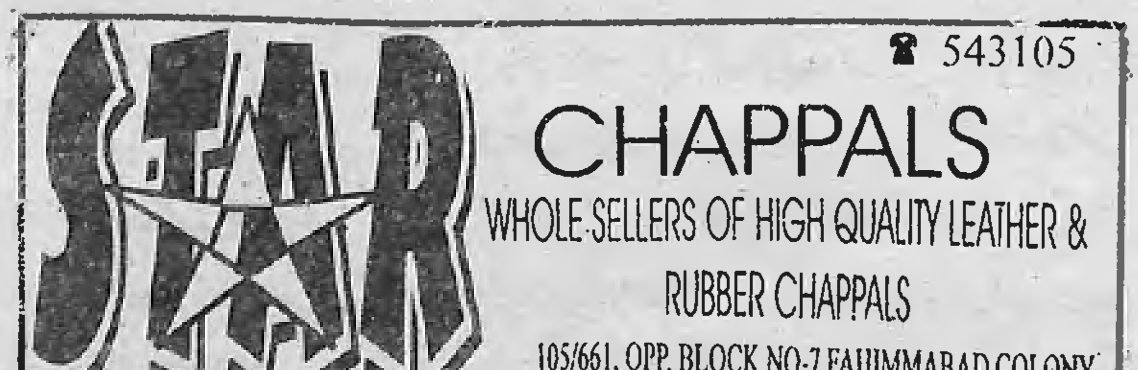

دے رہے ہو۔ اس کا نام ہے غضِ بصر۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

پھر چھٹی بات یہ فرمائی اور **اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو**۔ اب ہاتھوں کو روک کر رکھنے کا کیا مطلب ہے۔ پہلی پانچ باتیں تو بالکل صاف سمجھ آرہی ہیں اب ہاتھوں کو کیوں روکو۔ دراصل جن لوگوں کو عادت ہو کہ وہ مغضوب الغضب ہوں اور بات سوچتے نہیں اور تولتے نہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کس حد تک ان کا حق ہے کسی کو بدنی سزا دینے کا، کس حد تک نہیں ہے، ان کا ہاتھ از خود چلتا ہے۔ اور بار بار نصیحت کے باوجود جن کو عادت ہو وہ عادت بدل نہیں سکتے۔ وہ مائیں جن کو عادت ہے کوئی بچہ ذرا سی حرکت کر رہا ہے تو ایک دم اس پر ہاتھ مار کے اس کو کھینچتی ہیں یا تھپڑ مار دیتی ہیں اور اس وقت ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ملاقات میں بیٹھے ہوئے ہیں، کیا بد اثر پڑ رہا ہے۔ ایک بد تمیزی ہے کہ ملاقات کر رہے ہوں اور اپنے بچوں سے ایسی بد سلوکی کر رہے ہوں اور دماغ میں ان کے یہ ہوتا ہے کہ میرے سامنے یہ حرکت کر رہا ہے اور مجھ پر بد اثر پڑے گا حالانکہ یہ بھی ایک دکھاوا ہے۔

ایسے لوگوں کے متعلق جب میں گہری نظر سے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھروں میں ان کو چھٹی دی ہوئی ہے ورنہ باہر بھی ایسی حرکتیں نہ کریں۔ گھروں میں یہ عادت ہے جو مرضی کرتے پھریں اور جب ان کی یہ عادت پختہ ہو چکی ہو، راسخ بن گئی جب وہ ملاقات کے وقت ظاہر ہوتی ہے تو اپنے نفس سے شرمندگی مٹانے کے لئے، اپنی بدی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس پر سختی کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ بچہ اس قدر گھور کے واپس دیکھتا ہے کہ تم وہی چیز ہو جو گھروں میں تو مجھے چھٹی دی ہوئی تھی کہ جو مرضی کرتا پھروں اور اب تم یہاں مجھ سے یہ سلوک کر رہے ہو۔ ان کی آنکھوں میں اتنا قہر آتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح کوئی پلٹ کے اپنی ماں کو اس قدر غصے اور قہر سے دیکھ سکتا ہے۔ مگر وہ بے چارے بولتے تو نہیں مگر آنکھیں بتا دیتی ہیں، چہرہ بتا دیتا ہے کہ ان سے کیا ہوا ہے۔

تو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت پر غور کرنے سے ان تک رسائی ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاتھ روک کر رکھو۔ جب ہاتھ چلنے لگے اسی وقت روک لو پھر غور کرو پھر فکر کرو کہ کیا معاملہ ایسا تھا کہ اس میں تم ہاتھ اٹھاتے یا نہ اٹھاتے۔ یہ چھ باتیں فرمائیں، ان کا تم مجھ سے وعدہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اب بتائیں جنت کی ضمانت کے سوا اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے ایسے شخص کو۔ لیکن مرکزی نکتہ وہی ہے جو میں نے عرض کیا ہے کہ جڑیں سچائی میں ہیں اور بعض احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس مضمون کو بھی کھولتے ہیں۔

اب ایک اور بہت ہی دلچسپ اور بہت اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے جس کو بسا اوقات سوسائٹی میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد سے روایت ہے، سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی۔ اب بڑی امانت کا لفظ سنتے ہی ذہن میں بہت سی بڑی بڑی امانات کا خیال گزرتا ہے لیکن آگے بات سنیں کیا ہو رہی ہے۔ **قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے تعلقات قائم کر چکے ہوں پھر وہ بیوی کے راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔**

اب یہ بڑی امانت کیوں ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے حکم پر اسے یہ اجازت دی گئی تھی کہ ایک عورت سے خلا ملا کرے، اپنے فروج کی حفاظت والا مضمون پیش نظر رکھیں تو پھر اس کی سمجھ آئے گی۔ یہاں ایک عورت نے اپنے بدن کو ایک غیر شخص کے لئے محض اس لئے کھولا کہ اللہ نے اجازت دی تھی اور اللہ کی امانت کا حق ادا کرنے والی تھی۔ اس کے اندرونی حسن تک کسی غیر کی رسائی نہیں تھی۔ پس یہ اس معنے میں بہت بڑی امانت بن جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے راز مردوں کی مجالس میں یا کسی خاص دوست سے بیان کرتا پھرے کہ میری بیوی ایسی ہے اور ایسی ہے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ایک بہت بڑی امانت کا خائن شمار کیا جائے گا۔ اور جس کا نتیجہ جہنم ہے۔

یہ معاملہ ایسا ہے جو معاشرے میں نظر آتا ہے۔ لوگ اس کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور دو طرح سے یہ باتیں ہیں جن کو نظر انداز کر کے معاشرے میں گس گھول دیا جاتا ہے۔ اول تو بعض لوگ محض شوقیہ بتاتے ہیں، اپنے دوست کو بتائیں گے کہ مجھے کیسی اچھی بیوی مل گئی ہے۔ یا بعض دفعہ اس کی کمزوریاں ظاہر کر دیتے ہیں کہ میری بیوی تو ایسی نکلی ہے۔ دونوں صورتیں بہت گندی اور معاشرے کو خراب کرنے والی ہیں۔ لیکن ایک تیسری صورت بھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آپس میں اکٹھا رہیں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، کسی کو کچھ نہیں بتاتے، جب الگ ہو جائیں، طلاق ہو جائے یا خلع ہو جائے کسی صورت میں الگ ہو جائیں تو پھر ان کو یاد آتا ہے کہ اس میں یہ اندرونی نقص بھی تھے۔ چنانچہ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کر رہا جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے بد سلوکی کی یا حقوق ادا نہیں کئے۔ اندرونی نقائص اس میں کیا تھے۔ مرد میں اندرونی نقص کیا تھا، عورت میں اندرونی نقص کیا تھا یہ باتیں وہ بیان کرتے ہیں پھر۔ اور جب یہ باتیں میرے علم میں آتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں ایسی باتیں مجھ تک پہنچانے کا جو اللہ کی امانت ہیں۔ آپ خیانت میں مجھے بھی شریک کر رہے ہیں۔ اگر میں آپ کی باتیں بن لوں اور اس معاملے میں ان کو رد کر کے آپ کو بھی ساتھ رد نہ کروں تو میں بھی خائن بن جاؤں گا۔

اس لئے شادی چاہے قائم ہو یا ٹوٹ چکی ہو یہ وہ امانتیں ہیں جنہیں بہر حال ادا کرنا ہے۔ **کوئی بیوی اپنے خاوند کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے، کوئی خاوند اپنی بیوی کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ اللہ کی امانت ہے جس امانت کے وہ ذمہ دار ہیں اور جواب دہ ہونگے۔** پس ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں اور بہت اہمیت دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ بیوی کے اسرار لوگوں میں بیان کرتا پھرے یہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت سمجھی جائے گی۔

یہاں مرد کا ذکر نہیں ہے مگر قرآن کریم کی بعض آیات سے دوسرا مضمون بھی ثابت ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو تو پھر تم لوگوں کو شرم کرنی چاہئے کہ ان باتوں کو کیوں لوگوں پر کھولتے ہو شاید یہ بھی وجہ ہو کہ عورتوں میں نسبتاً یہ کم بیماری ہو، مردوں میں زیادہ ہو۔ ایسی بے شرمی کی باتیں عورتوں کی طبعی حیا کے خلاف ہوں اس لئے یہ ایک قسم کا کامپلیمنٹ (Compliment) بھی ہے عورتوں کو، ان کی ایک تعریف بھی ہے کہ تم سے زیادہ مردوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں آپ ہمارے نقص ہی بتاتے رہتے ہیں مردوں کے نہیں بتاتے۔ مگر اگر وہ غور سے خطبے سنا کریں تو ان کو معلوم ہو گا کہ مردوں کے بھی بتاتا ہوں اور کیوں نہ بتاؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ عدل کے نہایت اعلیٰ مقام پر تھے جس سے اوپر عدل کا مقام ممکن نہیں ہے۔ آپؐ ہمیشہ دونوں کی باتیں بتایا کرتے تھے اور میں تو وہی باتیں کہتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عمر بھر فرماتے رہے۔

اب بخاری کتاب الرقاق سے ایک حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا **جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا **جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ اس کا ایک پہلو تو میں پہلے جرمنی میں بیان کر چکا ہوں کہ اس میں **جماعتی عہدیداروں کو بھی یہی نصیحت ہے کہ جو امانتیں ان کے سپرد ہیں اس کے مطابق اچھے عہدیدار چنیں**۔ اگر انہوں نے یہ ذمہ داری ادا کرنی چھوڑ دی تو ساعت ان معنوں میں آئے گی کہ نظام جماعت یکسر پلٹ جائے گا اور گویا قیامت آگئی۔

لیکن جو دوسرا معنی ہے اس میں اِذَا اُسْنِدَ الاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃ۔ جب کوئی امر لوٹایا جائے کسی کو یعنی حکومت عطا کی جائے عوام الناس کے مشورے اور ان کے ووٹوں سے اور وہ اس کا اہل نہ ہو تو پھر ساعت کا انتظار کرنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ ساعت سے مراد بہت سی باتیں ہیں جن کا اہل لغت ذکر کرتے ہیں۔ **ایک ساعت سے مراد یہ ہے کہ معاشرے پر گویا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ اگر تم نے غلط عہدیداروں کو چن لیا تو پھر ہمیشہ نظام بگڑتا چلا جائے گا** اور ان معنوں میں ساعت کا یہ مطلب ہو گا کہ چونکہ ساعت شریر لوگوں پر آنی ہے اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے واضح خبر دی ہوئی ہے تو تمہارا معاشرہ ذلیل سے ذلیل تر اور شریر سے شریر تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ دوسرا معنی بھی بعینہٖ درست بنتا ہے یہاں تک کہ ان کی پکڑ کا وقت آجائے گا۔

اب اس مضمون کو آپ اپنے ذہن میں دہرا کر ایسے معاشروں کا تصور کر سکتے ہیں جہاں یہی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ دن بدن بد سے بدتر حالات صرف اس لئے ہو رہے ہیں کہ عوام الناس نے اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرتے وقت امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ جب امانت کا حق ادا نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ

بھی ان سے خائن والا معاملہ کرتا ہے جس کی تفصیل اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

اب ایک اور روایت ہے جو عبداللہؓ بن عمرو سے مروی ہے قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِی حُثَالَۃٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ذٰلِکَ۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو رذیل اور کمینے لوگوں میں ہوگا تو اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیسے ہوگا کہ میں رذیل اور کمینے لوگوں میں ہونگا۔ اب اس میں ایک اور بھی خبر تھی جس کی طرف عموماً لوگوں کی نظر نہیں جاتی۔ یہ جس کو مخاطب فرمایا اس کی لمبی عمر کی خوشخبری بھی تھی اور یہ بد خبر بھی تھی کہ اس لمبی عمر کے نتیجے میں تو اچھے لوگوں سے نکل کر ایک ایسے دور میں داخل ہو جائے گا جس میں اکثریت کمینوں کی ہوگی۔ تو یہ واقعہ بہت لمبی عمر پانے کے نتیجے میں ہو سکتا تھا۔ پس یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچائی اور مخبر صادق ہونے کی بھی ایک دلیل ہے۔

کیسے ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا جب ان کے عہد فاسد ہو جائیں گے، امانتیں اٹھ جائیں گی اور وہ باہم اس طرح ہو جائیں گے، انگلیاں انگلیوں میں ڈال دیں یہ انگلیاں مل نہیں سکتیں جتنا مرضی روز لگالیں، تو ان کے درمیان اتنے فاصلے بڑھ جائیں گے، ایسی روکیں حائل ہو جائیں گی کہ ان کو ملانے کی کوشش بھی کی جائے تو نہیں ملا سکو گے اور ایسے لوگ جو پھٹ جایا کرتے ہیں ان کو ملانے کی ہر کوشش ناکام ہو جایا کرتی ہے۔ اب دیکھ لیں کیسی عمدہ تمثیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی بد قوموں کا حال بیان فرمایا ہے **جن کی امانتیں اٹھ چکی ہوں، جن کے عہد فاسد ہو چکے ہوں، ان کے دل لازماً پھٹتے ہیں** ناممکن ہے کہ پھر ان کو اکٹھا رکھا جا سکے اور اس طرح پھٹتے ہیں کہ لوگ بڑے بڑے دعوے کریں گے، کوشش کریں گے، بورڈ تشکیل دئے جائیں گے کہ قوم کو دوبارہ اکٹھا کرنے کے لئے کوئی ذرائع تجویز کرو اور بعض جگہ شریعت بل بھی لائے جائیں گے جو اکٹھا کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ پھاڑ دیں گے قوم کو۔ تو یہ حال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہر پیشگوئی سو فیصد سچی نکلتی ہے۔ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ سچی نکلتی ہے۔ یوں فرمایا یہ حال ہوگا۔ اسوقت راوی نے کہا یا رسول اللہ اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ یعنی میں بھی تو ان لوگوں میں ہونگا۔ آپ فرمارہے ہیں تیرا کیا حال ہوگا جب تو کمینے لوگوں میں جائے گا تو سارا معاشرہ اگر اس قدر گندا ہو چکا ہوگا تو اس وقت میرا کیا حال ہوگا مجھے کیا کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور جس بات کے بارے میں تجھے اچھی طرح معلوم ہو اسے اختیار کر لینا اور جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اسے چھوڑ دینا۔

اب ایسے معاشرے میں غلط خبریں پھیلا کرتی ہیں اور اکثر غلط خبروں کے نتیجے میں معاشرہ اور بھی بگڑتا چلا جاتا ہے۔ تو دیکھیں کتنی برمحل نصیحت فرمائی کہ بہت تم باتیں سنو گے، قسم قسم کی باتیں بیان کی جائیں گی۔ جن کا تمہیں اچھی طرح علم ہو کہ یہ بات درست ہے صرف اس کو قبول کرنا اور باقی ساری باتیں رد کر دینا اور اپنے خاص تعلق رکھنے والوں سے چمٹے رہنا۔

اب یہ نصیحت دیکھیں جماعت احمدیہ پر آج کل کس طرح صادق آرہی ہے۔ کتنی لطافت کے ساتھ اور کس قدر تفصیل کے ساتھ صادق آرہی ہے۔ اگر ایسے دور میں لوگ یعنی احمدی آپس میں ایک دوسرے کو چمٹے نہ رہیں، ایک دوسرے سے تعلقات کو گہرا نہ کریں اور کسی قیمت پہ بھی ان تعلقات کو نہ ٹوٹنے دیں تو ان کی تربیت کی اس سے بہتر ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ ایک دوسرے کو نہیں چمٹیں گے تو اس معاشرے کا لازماً حصہ بن جائیں گے، اس کی طرف سرکتے چلے جائیں گے۔

میں نے اپنے دوروں میں ہمیشہ دیکھا ہے کہ وہی خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے رہتے ہیں جن کو اپنے تعلقات کے قیام کے لئے دوسرے احمدیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض اپنے اعلیٰ عہدے چھوڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں اس لئے منتقل ہو جاتے ہیں اور مجھے لکھتے بھی ہیں کہ مالی نقصان ہوا ہے لیکن ہمیں کوئی پرواہ نہیں کیونکہ جس جگہ ہم تھے وہاں اکیلے تھے اور بچوں کو توفیق نہیں تھی کہ وہ ہر وقت گھر میں جڑے رہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا ان کی بھی خواہشات ہیں۔ پس ان کی خاطر ہم نے دنیا پر لات ماری اور ایسی جگہ چلے گئے ہیں جہاں احمدی خاندان ملتے ہیں۔ تو جڑنے کی خواہش اتنی زیادہ اور یہی نصیحت ہے کہ جب خال خال معاشرے میں اچھے لوگ نظر آئیں گے تو تم اپنے لوگوں کے ساتھ جڑ کر بیٹھنا، ان کے قریب رہنا۔ تم ایک دوسرے کا سہارا بنو گے، ایک دوسرے کو غلط اور بد اثرات سے بچاؤ گے اور ان کے عوام کو چھوڑ دینا، ان سے دور رہنا۔ آپس میں چمٹ کر پھر دوسروں سے بھی میل جول میں بے تکلفی یا اندرونی طور پر دلوں کا باہم ملا دینا یہ بیک وقت نہیں چل سکتا۔ فرمایا جب تم نیک لوگوں میں آپس میں اکٹھے بیٹھو گے تو غیروں سے سرسری سلام علیک ہوگی۔ ان کے ساتھ تمہارے دل مل بھی نہیں سکتے پھر، ناممکن ہے۔ ان سے دور رہنا۔ دور رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عوام میں نکلنا ہی نہیں۔ دلوں کو بچا کے رکھنا یہ مراد ہے۔ ان کے اثرات سے دور رہنا۔

اب وقت ابھی ہے تو ایک اور حدیث کو لیتا ہوں جو میں نے تین حصوں میں تقسیم کی ہے۔ حَدَّثَنَا حُذَیْفَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثَیْنِ۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک ہی حدیث کے تسلسل میں یعنی ایک ہی روایت میں، ایک ہی کتاب میں چونکہ ان دونوں کا ذکر الگ الگ موجود ہے اور اس میں تھوڑا سا ابہام پیدا ہوتا ہے سننے والے کے لئے، اس لئے اس روایت کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پہلی بات بیان فرمائی تھی۔ دوسرا وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دوسری بات بیان فرمائی تھی۔ تیسرا وہ جس میں حضرت حذیفہؓ کا اپنا تبصرہ ہے کہ پھر میں نے کیا کچھ دیکھا اور کس طرح میں نے ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ وہ حدیث نہیں ہے وہ اثر ہے۔ ایک صحابی کی باتیں ہیں جنہوں نے حدیث پر تبصرہ کیا ہوا ہے۔ اس پہلو سے اب آپ کے لئے یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپؐ نے ہم سے بیان فرمایا، یہ اب حدیث شروع ہو جاتی ہے، کہ امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے۔ اب اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ جو میں نے پہلے ایک حدیث میں اشارہ کیا تھا وہ اسی طرف اشارہ تھا کہ امانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہوئی ہے جس کے درخت کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں۔ تو دل کی گہرائی میں اتری ہے۔ اگر یہ امانت دل کی گہرائی میں نہ اتری ہوتی تو وہ امانت جس کے ذریعے اس امانت کے نقوش سمجھنے میں مدد ملتی تھی وہ بیرونی نمونے ایسا انسان سمجھ ہی نہیں سکتا تھا جس کے دل میں امانت موجود نہ ہو۔ پس فطرت کی امانت ایک امانت ہے۔ اور دوسری امانت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن پر عمل کر کے دکھا دیا۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جو اسی کو سمجھ آسکتی ہیں جس کے دل میں امانت کی جڑ ہو۔ اگر دل سے امانت مٹ چکی ہو تو اسے بیرونی اثرات سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس تفصیل کے ساتھ اب یہ دیکھیں۔ فرمایا امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔ اسے پہچان لیا قرآن اور سنت کے ذریعے ورنہ محض اپنے دل میں ڈوب کر اس امانت کے نقوش کو اچھی طرح پہچاننا ہر کس و ناکس کے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ جو لوگ اپنے خیال میں دلوں میں ڈوبتے ہیں اور حقائق تک پہنچتے ہیں ان کے آپسی اختلاف بتاتے ہیں کہ کوئی ایک بھی حقیقت پر قائم نہیں تھا۔ ایک نے کچھ اور حقیقت سمجھی، دوسرے نے کچھ اور حقیقت سمجھی۔ پس اصل وہ ہے کہ اگر قرآن اور سنت کے مطابق تمہارے دل کی آواز ہو جائے یا دل کی آواز کے مطابق تم قرآن و سنت کی باتیں سنو تو یہ حقیقت ہے، اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ فرمایا پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔

اور آپؐ نے ہم سے اس کے رفع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یعنی دوسری حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ نے امانت کے رفع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی حدیث میں امانت کی کنہہ بتائی ہے، امانت ہوتی کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے وہ رفع کیسے ہوگی یہ ذکر چھیڑا ہے۔ انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریگا یہاں تک کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔ اس میں لفظ نَوْمَۃ استعمال ہوا ہے

اور بعض لوگ سمجھتے ہیں یعنی ترجمہ کرنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک رات سوئے گا اور اٹھے گا تو امانت اٹھ چکی ہوگی۔ یہ نہیں ہوا کرتا۔ یہ اللہ کی سنّت کے خلاف ہے۔ نیند سے مراد غفلت کی نیند ہے۔

ایک انسان جب اپنے حقوق سے غافل رہتا ہے اور غافل رہتا چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ اس کے دل سے وہ امانت اٹھتی چلی جاتی ہے جو فطرت میں ودیعت ہوئی تھی اور اس کا معمولی سا اثر باقی رہ جائے گا۔ یعنی خدا نے جو چیز ودیعت کی ہے وہ اٹھ جائے گی لیکن معمولی سا نشان سا، ایک اثر باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ غفلت میں پڑا رہے گا اور ایک اور چیز ظاہر ہوگی جو بڑی دلچسپ ہے اور راز دان فطرت کے سوا کوئی اس بات کو بیان نہیں کر سکتا۔ بظاہر مضمون ختم ہو گیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس مضمون کو جاری رکھا ہے یہاں تک کہ جس طرح پاؤں پر چنگاری گرنے سے آبلہ سا بن جاتا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا، معمولی سا پانی سا ہوتا ہے۔ ویسا اثر امانت کا باقی رہ جائیگا۔

اب اگر امانت مٹ گئی اور کچھ بھی نہ رہی تو یہ آبلہ چنگاری سے پڑنا اور اس کا اثر، اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جب مزید غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریں گے تو اپنے دل میں وہ امانت کو اس طرح پائیں گے جیسے آبلہ ہوتا ہے اور آبلے کے اندر گندے پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گویا یہ لوگ امین بنتے پھریں گے اپنے دلوں میں سمجھیں گے کہ ہم تو امین ہیں ہمارے دل میں امانت کا مواد موجود ہے اور اکثر لوگ جب غفلت کی انتہا کو پہنچتے ہیں تو بالکل یہی حال ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو دکھانے کی خاطر یا اپنے مفادات کی خاطر ان کے سامنے امین بنتے ہیں جب کہ امانت کا مرکز ان کے دل کا وہ چھالا ہے جس میں گندے پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کرے۔ اب جب لین دین کریں گے تو دکھانے کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے کہ دوسروں پر اعتماد قائم کیا جائے۔ اور ان کو دکھایا جائے کہ ہم بڑے امین ہیں تبھی تو لین دین کرتے ہیں اور جب یہ گندہ زمانہ آئے گا تو دل کے چھالے ہونگے، امانت ہوگی نہیں اور دل کے چھالے دکھانے کی خاطر ہونگے۔ جس طرح چھالا ابھر کر پھول جاتا ہے اس طرح یہ اپنے دل میں ایک امانت کا ابھرا ہوا مبالغہ آمیز تصور قائم کر لیں گے۔ اور اس کو ظاہر کریں گے کہ گویا ہم امین ہیں۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہوگا جو امانت کا حق ادا کرے جب معاشرہ پہچان لے گا ان کو اور بار بار کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر اچھی طرح جان لے گا کہ یہ معاشرہ سارا ہی گندہ ہو چکا ہے کوئی بھی لین دین کا حق ادا کرنے والا نہیں تو پھر وہ کیا باتیں کریں گے۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امین شخص موجود ہے ڈھونڈو اس کو امین ہے کہاں۔ اور جو پہلی حدیث میں نے بیان کی ہے اس کی رو سے امانت ان کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔

پس وہ لوگ جو امین نہیں ہیں اور محض جماعت کے رعب کی وجہ سے بنی نوع انسان کو دھوکہ دیتے ہیں انکو میں چن چن کر جماعت سے نکال رہا ہوں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں بڑی سختی کر رہا ہے۔ بالکل سختی نہیں کر رہا۔ مجھے پتہ ہے کہ ایک جماعت ہی تو ہے جو امین ہے۔ اور اگر اس امین جماعت میں گندے لوگ اسی طرح گھسے رہیں تو پھر لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اس لئے جماعت کی طرف رجوع کریں کہ ان کی امانت پر ان کو اعتماد ہو اور ان کا رہا سہا، ان کی ساری پونجیاں پھر بھی ضائع ہوتی چلی جائیں۔ پس یہ امتیاز ہے جماعت کا جس کو قائم رکھنے کی خاطر میں مجبور ہوں کہ جہاں دھوکہ دینے والے بددیانتوں کا علم ہوتا ہے میں انہیں جماعت سے الگ کر دیتا ہوں اور اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا خواہ اپنا عزیز ہو یا غیر ہو۔ کبھی زندگی بھر میں نے اس معاملے میں رعایت نہیں کی، نہ آئندہ انشاء اللہ کروں گا۔ اب باقی جو امور ہیں وہ انشاء اللہ اگلے خطبے میں بیان کئے جائیں گے۔ ☆......☆......☆

## پاکستان میں ایک اور احمدی مسلمان کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق نواب شاہ سندھ کے ایک احمدی مسلمان نذیر احمد صاحب بگھیو کو ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء کو صبح ٦ بجے کے لگ بھگ شہید کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ٦١ سال تھی اور آپ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ وقوعہ کے روز نماز فجر ادا کرنے کے بعد صحن میں ٹہل رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ شہید مرحوم نے سمجھا کہ کوئی فقیر ہے چنانچہ اسے خیرات دینے کے لئے باہر نکلے تو قاتل نے فوری طور پر دو فائر کئے جس سے دروازے کے پاس ہی گر گئے۔ ان کے لڑکے اور ہمسایوں نے انہیں فوری طور ہسپتال پہنچایا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔

پولیس کو دو آدمیوں پر شبہ ہے۔ ایک کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر رہی ہے۔ جبکہ دوسرا ابھی تک مفرور ہے۔ علاقہ بھر میں شہید مرحوم کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ ۱۹۷۳ء سے نواب شاہ میں مقیم تھے۔ شہید مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ شہید مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ ☆☆☆

**خدا غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔** (حقیقۃ الوحی)


ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنک لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

GUARANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Sonika

HAWAI

NIR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

طالب دعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

# پاکستانی شریعت بل پر پاکستانی راہنماؤں کے تبصرے

## ہدایت زمانی کے قلم سے

پلکستان میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ۱۵ویں آئینی ترمیم جو شریعت بل کے نام سے زیادہ معروف ہے کا بہت چرچا رہا ہے۔ اور اب یہ بل پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور سرکاری نمائندوں نے اس کے حق میں اور حزب مخالف اور دیگر دانشوروں نے اس کے خلاف بکثرت بیان دئے چنانچہ اس بل کے حوالے سے مختلف اخبارات میں چھپنے والے سیاست دانوں اور دانشوروں کے بیانات کا انتخاب بلا تبصرہ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لئے پیش ہے۔

(ادارہ)

## قومی اسمبلی میں پیش کئے گئے ۱۵ویں ترمیمی بل کا مکمل متن

چونکہ اللہ تبارک تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور اس نے پاکستان کی ریاست کو اس کے جمہور کے توسط سے ان کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق دیا ہے وہ ایک مقدس امانت ہے اور چونکہ قرارداد مقاصد کو دستور اساسی کا حصہ بنادیا گیا ہے اور چونکہ اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہے اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور نظریات کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے ترتیب دے سکیں اور چونکہ اسلام سماجی نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے جو اسلامی اقدار پر مبنی ہو یہ تعین کرتے ہوئے کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) اور چونکہ مذکورہ بالا مقصد اور ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے یہ قرین مصلحت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کی جائے لہذا اب نیا قانون وضع کیا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ دستور (پندرھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۸ء کے نام سے موسوم ہوگا اور فی الفور نافذ العمل ہوگا۔ بل کے تحت دستور کی آرٹیکل ۲۳۹ میں ترمیم کی جائے گی اور آرٹیکل ۲۳۹ میں شق (۳) کے بعد، حسب ذیل نئی شقیں شامل کردی جائیں گی۔ یعنی :

(۳ الف)...... شق (۱) تا (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، شریعہ سے متعلقہ کسی امر کے نفاذ میں رکاوٹ دور کرنے اور اسلام کے انتاعی احکام کی تعمیل کے لئے قانون وضع کرنے کی غرض سے دستور میں ترمیم کرنے کا بل دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ اس ایوان کے ارکان کی کثرتِ آراء سے منظور ہو جاتا ہے جس میں یہ پیش کیا گیا تھا، تو دوسرے ایوان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اگر بل بغیر کسی ترمیم کے دوسرے ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے بھی منظور ہو جاتا ہے تو اسے منظوری کے لئے صدر کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

(۳ ب)...... اگر، شق (۳ الف) کے تحت کسی ایوان میں منتقل کیا گیا بل مسترد ہو جائے یا اپنی وصولی کے نوّے دن کے اندر منظور نہ ہو یا ترمیم کے ساتھ منظور ہو، تو اس پر مشترکہ اجلاس میں غور کیا جائیگا۔

(۳ ج)...... اگر بل ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے مشترکہ اجلاس میں لرکان کی کثرت آراء سے منظور ہو جاتا ہے تو وہ منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے گا۔

(۳ د)...... صدر، شق (۳ الف) یا شق (۳ ج) کے تحت پیش کردہ بل کی، بل پیش کرنے کے سات دن کے اندر منظوری دے گا۔

بل کے تحت دستور میں نئے آرٹیکل ۲ بی کا اضافہ کیا جائے گا لر آرٹیکل ۲ الف کے بعد، حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کردیا جائے گا۔ یعنی :

۲ب...... قرآن و سنت کی برتری، (۱) قرآن پاک لور پیغمبر پاکؐ کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح...... کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں "قرآن و سنت" کی عبارت کا مفہوم وہی ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن اور سنت کا ہے۔

۲...... وفاقی حکومت کی یہ ذمہ دلری ہوگی کہ وہ شریعہ کے نفاذ کے لئے اقدام کرے، صلوٰۃ قائم کرے، زکوٰۃ کا اہتمام کرے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یہ تعین کرنا کہ کیا صحیح ہے لور اسے روکنا جو غلط ہے) کو فروغ دے، ہر سطح پر بدعنوانی کا خاتمہ کرے لور اسلام کے اصولوں کے مطابقت میں، جیساکہ قرآن و سنت میں موجود ہے حقیقی سماجی انصاف فراہم کرے۔

۳...... وفاقی حکومت شقات (۱) لور (۲) میں دئے گئے احکام کے نفاذ کے لئے ہدایات جاری کر سکے گی لور مذکورہ ہدایات پر عمل پیرانہ ہونے پر کسی بھی سرکاری عہدیدلر کے خلاف ضروری کارروائی کر سکے گی۔

۴...... اس آرٹیکل کے احکام دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، کسی قانون یا عدالت کے فیصلے پر موثر ہونگے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ بل اس حقیقت کے پیش نظر پیش کیا جارہا ہے کہ قرارداد مقاصد اب دستور کا مستقل حصہ ہے، یہ ضروری ہے کہ قرآن لور سنت کو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون قرار دیا جائے لور حکومت کو شریعت نافذ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا اختیار ہو۔ آرٹیکل ۲۳۹ کے تحت دستور میں ترمیم کرنے کا بل ہر ایک ایوان کی دو تہائی اکثریت سے، لیکن جداگانہ طور پر منظور ہو جاتا ہے

۔ نفاذ شریعت کو باسہولت بنانے کے لئے یہ غور کیا گیا ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ شریعت سے متعلق کسی امر کے نفاذ میں کسی رکاوٹ کو دور کرنے لور اسلام کے انتاعی احکام پر عمل در آمد کے لئے قانون وضع کرنے کا بل پارلیمنٹ میں اسی طرح سے منظور کیا جائے جیسے کوئی بھی قانون منظور ہوتا ہے۔

(سنڈے میگزین جنگ لندن ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

### ہم ملک میں اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (وزیر اعظم نواز شریف)

"شریعت بل جمہوری انداز سے تفصیلی بحث کے بعد پاس ہوگا۔ اس بل میں اقلیتوں کو مکمل طور پر تحفظ دیا جائے گا۔ اقلیتوں کو شریعت بل سے خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، مرد یا عورت سب کو سکون کی زندگی گزارنے کا موقع ملے گا۔ ہم سستے لور فوری انصاف کی فراہمی چاہتے ہیں۔ ہم کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہتے۔ ہم مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ ہم ملک میں اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

(روزنامہ نیشن لندن، ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

### ضیاء الحق مرحوم کے خواب کو جلد شرمندہ تعبیر کروں گا۔ (نواز شریف)

ضیاء الحق کی دسویں برسی کے موقع پر وزیر اعظم نے کہا کہ معاشرے کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے مرحوم ضیاء الحق کے خواب کو جلد حقیقت کا روپ دیا جائے گا۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۸ر اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

### علمائے کرام مشائخ اور مذہبی جماعتوں کے سربراہ شریعت بل کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں۔ (نواز شریف)

انہوں نے علمائے کرام، مشائخ لور دینی و مذہبی جماعتوں کے سربراہوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں نفاذ شریعت کے لئے پندرھویں ترمیم پر حکومت کا ساتھ دیں لور نفاذ شریعت کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک میں شریعت نافذ کر کے رہوں گا اس پر کوئی سودے بازی نہیں کروں گا۔ اسلئے بل کے مخالفوں کے خلاف ایسی مہم چلائیں کہ روکاوٹیں ڈالنے والے گھروں میں دبک جائیں۔ حکومت کے تمام وسائل آپ کے ساتھ ہیں۔ میں شریعت کا عملی نفاذ چاہتا ہوں۔ ہم نے صدر تارڑ کی بصیرت اور مشاورت سے استفادہ کیا ہے اور علماء کی تجاویز سے استفادہ کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس ترمیم کی مخالفت بعض سیاست دان لور دوسرے عناصر صرف ذاتی مفاد کے لئے کر رہے ہیں اس لئے وہ چیختے چلاتے ہیں تو جتنا چاہے چیخ چلا لیں میں ۱۳ کروڑ عوام کو ظلم، جبر، ڈکیتی، چوری، بے انصافی، کرپشن، اغواء، دہشت گردی سے بچانے کے لئے اپنے وعدے کو پورا کروں گا۔ میرا قوم سے وعدہ ہے کہ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بناؤں گا۔ میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ (جنگ لندن ۶ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

### اس بل کو قومی اسمبلی سے پاس کرانے میں اپنا شرعی فریضہ ادا کریں۔ (امام کعبہ)

امام کعبہ محمد بن عبداللہ السمیل نے قومی اسمبلی مین شریعت بل پیش کرنے پر وزیر اعظم نواز شریف کو مبارکباد دیتے ہوئے علماء، دانشوروں اور ارکان اسمبلی پر زور دیا ہے کہ وہ اس بل کو قومی اسمبلی سے پاس کرانے میں اپنا شرعی فریضہ ادا کریں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۸.۹.۹۸)

☆......☆......☆

### شریعت بل کے نفاذ سے ملک سے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا

"وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ شریعت کے نفاذ سے متعلق حکومت کا موقف بالکل واضح ہے اور ہم ملک میں قرآن و سنت کے نفاذ کے لئے خلوص دل سے کوشاں ہیں۔ شریعت بل کے نفاذ سے ملک سے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا"۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۲.۹.۹۸)

☆......☆......☆

### نواز شریف نے ضیاء مشن کا ایک اور مرحلہ مکمل کر لیا۔ (اعجاز الحق)

مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر محمد اعجاز الحق نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کر کے ضیاء الحق شہید کے مشن کا ایک اور مرحلہ مکمل کر دیا ہے۔ دینی حلقے ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر حکومت سے تعاون کریں۔ نواز شریف نے جو اعلان کیا ہے وہ پوری قوم کے دل کی آواز ہے جن مقاصد کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔

(روزنامہ آواز لاہور. ۲۰.۸.۹۸)

☆......☆......☆

### شریعت کے خلاف کھولی جانے والی زبانیں کاٹ دی جائیں گی۔ (بنیامین)

پنجاب بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین کے وزیر اور مسلم لیگ کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات پیر بنیامین رضوی نے کہا ہے کہ شریعت کے منکر کافر ہیں۔ اگر کسی رکن پارلیمنٹ نے شریعت بل کی مخالفت کی تو اس کا جینا حرام کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اسلام کے نعرے پر بنا تھا۔ اے این پی ہو یا پیپلز پارٹی ہو یا کوئی اور پریشر گروپ شریعت کے خلاف ہو جو بھی زبان کھولے گا وہ زبانیں کاٹ دی جائیں گی۔ (روزنامہ خبریں ۷.۹.۹۸)

☆......☆......☆

## مولانا صوفی محمد نے نواز شریف کو امیر المومنین تسلیم کر لیا

تحریک نفاذ شریعت محمدی مالاکنڈ ڈویژن کے امیر مولانا صوفی محمد نے وزیر اعظم پاکستان کو امیر المومنین تسلیم کر کے نفاذ شریعت کے خلاف تحریک چلانے والوں کو مرتد و واجب القتل قرار دیا۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## نواز شریف کا امیر المومنین بننے کا خواب پورا نہیں ہوگا۔(بے نظیر)

قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام شریعت بل کی آڑ میں شخصی آمریت قائم کرنے اور امیر المومنین بننے کا خواب پورا نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام مہرے ناکام ہونے پر اسلام کا مہرہ استعمال کر رہے ہیں۔

(جنگ لندن ۷/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## اسلامی قوانین کا نفاذ عوام کے ساتھ سنگین مذاق ہے(آصف زرداری)

بے نظیر بھٹو کے شوہر سینٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اسلامی قوانین نافذ کر کے قوم کے ساتھ سنگین مذاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل ضیاء الحق بھی یہی نعرہ لگا کر قوم کو بے قوف بنا چکا ہے۔ اب نواز شریف اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۷،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## قوم نفاذ شریعت پر بٹ گئی ہے۔(رائیٹر)

رائٹر کی خبر کے مطابق یوم قائد اعظم ۵۰ سالہ ملکی تاریخ کا انتہائی سوگوار دن کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ملک انتہائی نازک موڑ پر آن پہنچا ہے۔ رائٹر کے تجزیہ کے مطابق وزیر اعظم نواز شریف کو شریعت بل کی منظوری کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک تہائی اکثریت درکار ہے۔ اس ضمن میں اعداد و شمار وزیر اعظم نواز شریف کی خواہش کے خلاف ہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۱۲،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## بل کی منظوری سے حکومت کی شریعت پر بالادستی قائم ہو جائے گی۔(قاضی حسین احمد)

جماعت اسلامی کے مرکزی امیر قاضی حسین احمد نے علماء اور مشائخ سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت کے جھانسے میں نہ آئیں۔ حکومت نفاذ شریعت میں مخلص نہیں اور اس بل کے ذریعے وہ شریعت کا سہارا لے کر وزیر اعظم کے لئے آمر مطلق کے اختیارات سمیٹنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ شکل میں بل کی منظوری سے حکومت کی شریعت پر بالادستی قائم ہو جائے گی۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۹،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## وزیر اعظم ملک کے لئے ناسور ہیں (ترجمان پیپلز پارٹی)

پاکستان پیپلز پارٹی نے موجودہ حکومت کی فوری برطرفی کے مطالبے کو دہراتے ہوئے واضح کیا کہ وزیر اعظم اور ان کے وزراء فوج ملک اور قوم کے لئے ناسور کا درجہ رکھتے ہیں جنہیں اگر فوری طور پر حکومت سے علیحدہ نہ کیا گیا تو پاکستان پر اس کے مضر اثرات مرتب ہونگے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان، لندن ۹،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## قوم کسی کو جعلی امیر المومنین بننے کے لئے مذہب کو استعمال کرنے کی ہر گز اجازت نہ دے گی۔(چوہدری منور حسین)

پیپلز پارٹی یورپ کے جنرل سیکرٹری چوہدری منور حسین نے وزیر اعظم نواز شریف کے اسلامی پیکج، اسلامی شرعی بل اور آئین میں پندرھویں ترمیم پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ قوم سے مذہب کے نام پر نیا ڈرامہ کیا جا رہا ہے تا کہ ان کا اقتدار قائم رہ سکے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں بڑا واضح ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا مگر ۱۹۷۷ء میں ایک فوجی آمر نے نہ صرف آئین کو معطل کیا بلکہ اسے ایک کاغذ کا ٹکڑا کہا گیا اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے کبھی جمہوری کبھی مذہبی اور کبھی نظریہ ضرورت کو استعمال کر کے اس کا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب موجودہ حکمرانوں کو اپنے اقتدار کو بچانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو بجائے قوم سے معافی مانگنے اور احتساب میں لینے کے اپنے سیاسی اور مذہبی گروہ کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا اور وہی ڈرامہ دوبارہ شروع کر دیا۔ مذہب کے نام پر آئینی پاور لے کر یہ وہ کچھ کریں گے جو ان کے مرحوم آمر نے ریفرنڈم کرا کر قوم سے مذاق کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ قوم کسی کو جعلی امیر المومنین بننے کے لئے مذہب کو استعمال کرنے کی ہر گز اجازت نہیں دے گی۔ موجودہ حکمرانوں کو ماضی سے سبق سیکھنا چاہئے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۹،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## حکمران معلوم نہیں کونسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔(رسول بخش پلیجو)

عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو ایڈووکیٹ نے کہا کہ حکمران معلوم نہیں کونسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں ۷۰ فرقے تھے اب ۷۲ فرقے موجود ہیں وہ کون سے فرقے کی شریعت لانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے نواز شریف اس کی کیا حفاظت کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ موجودہ پاکستان قائد اعظم، سر سید احمد خان اور علامہ اقبال کے مخالفین کا پاکستان ہے۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۲۱،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## شریعت بل کی مخالفت کرنے والے پارلیمنٹ کے رکن نہیں رہ سکیں گے۔(جاوید عباسی)

پاکستان مسلم لیگ ایبٹ آباد کے صدر اور مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن سینٹر حاجی جاوید اقبال عباسی نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف نے شریعت بل پیش کر کے قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل اور اسلامیان پاکستان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل ملک میں اسلامی نفاذ کا پہلا ٹھوس عملی قدم ہے جسے قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگ کا عظیم کارنامہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ پارلیمنٹ میں نفاذ اسلام کے اس بل کی مخالفت کریں گے انہیں رکن پارلیمنٹ رہنے کا استحقاق حاصل نہیں ہوگا۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۲۱،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## نواز شریف اسلام کے نام پر انتشار پیدا کر رہے ہیں۔(غلام مصطفی کھر)

سابق گورنر پنجاب و سابق وفاقی وزیر ملک غلام مصطفی کھر نے کہا ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین تمام جماعتوں اور صوبوں کا متفقہ آئین ہے اسے ختم کیا گیا تو پاکستان ختم ہو جائے گا۔ اسلام کے نام پر مولوی مرے یا سیاست دان فائدہ نواز شریف کو ہی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے بوکھلاہٹ میں مسلمانوں کے خلاف جہاد کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں میں تقسیم اور انتشار پیدا کر کے سیاسی مخالفین کے خلاف انتقام اور ملک بھر میں قتل عام کرانا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۹،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## ۱۵ ویں ترمیم آئین کی اصل شکل بگاڑنے کے لئے لائی گئی ہے(اعظم ہوتی)

اے این پی کے رکن قومی اسمبلی اعظم ہوتی نے کہا کہ ۱۵ ویں ترمیم آئین کی اصل شکل کو بگاڑنے کے لئے لائی گئی ہے۔ اس ترمیم کے ذریعے فرد واحد کو تمام ملکی اداروں پر فوقیت دی گئی ہے۔ اس نے آئین وفاق اور جمہوریت کا تصور ختم کر دیا ہے جو آئین کے خلاف ہے۔ آئین کے مطابق جو لوگ اس ترمیم کے حق میں ووٹ نہیں دیں گے غداری کے مرتکب قرار دئے جائیں گے۔ یہ ترمیم کسی دانا شخص کے ذہن کی پیداوار نہیں۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۹،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## موجودہ ارکان پارلیمنٹ اس اہل ہی نہیں کہ شریعت بل پر بحث کر سکیں۔(اسلم بیگ)

عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ ریٹائرڈ جنرل اسلم بیگ نے کہا کہ ۱۵ ویں ترمیمی بل میں [illegible] تضادات ہیں۔ موجودہ ارکان پارلیمنٹ اس اہل ہی نہیں کہ شریعت بل پر بحث ہی کر سکیں۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو شراب پیتے ہیں اور زنا کرتے ہیں۔ مزید برآں اس بل میں شریعت کے وہ حصے لائے گئے ہیں جو حکمرانوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ اس میں پارلیمنٹ کی جگہ مجلس شوریٰ آ جائے گی۔ شریعت میں صدر ہوگا نہ وزیر اعظم بلکہ تاحیات امیر المومنین ہوگا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## ۱۵ ویں ترمیم آئین کی روح کے منافی ہے۔ اسکا مقصد فرد واحد کی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنا اور وفاق کو ختم کر کے پاکستان کو توڑنا ہے۔(سپریم کورٹ بار)

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر بیرسٹر باجا نے کہا کہ چونکہ تمام اراکین پارلیمنٹ نے آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہے جبکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ۱۵ ویں آئینی ترمیم آئین کی روح کے منافی ہے اور یہ ترمیم اس کے حلیے کو بگاڑ دے گی اس لئے جو ممبران پارلیمنٹ اس کی حمایت کریں گے ہم ان کی نااہلی کے لئے اعلیٰ عدالتوں میں جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ۱۵ ویں آئینی ترمیم کا قرآن و سنت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ شریعت کی بالادستی کے لئے پیش کی گئی ہے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف اور صرف فرد واحد کی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنا اور وفاق کو ختم کر کے پاکستان کے ٹکڑے کرنا ہے۔

انہوں نے کہا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ نواز شریف شریعت نافذ کرنا نہیں چاہتے بلکہ اپنی اقتدار کی کرسی کو ڈگمگاتا دیکھ کر اس نے اپنی شریعت کا شوشہ چھوڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کو بھی اس وقت اسلام یاد آیا تھا جب اس کی مضبوط کرسی ہل گئی تھی اور ضیاء الحق کے نام نہاد اسلام کے تاریک دور کے بھیانک اثرات آج بھی ملک کو کھا رہے ہیں۔

(روزنامہ السلام علیکم پاکستان لندن ۱۵،۹،۹۸)

☆......☆......☆

## شریعت بل پاس ہونے سے فرقہ واریت میں اضافہ ہوگا

رانا جواد اپنے آرٹیکل میں لکھتے ہیں:

"شریعت بل ڈرافٹ کرنے والے تجربہ کار افراد ہیں مگر ایک بات وہ بھول گئے ہیں کہ اس بل سے مذہبی دہشت گردوں کو جن کی وجہ سے ملک پہلے ہی فرقہ واریت کے چنگل میں بری طرح پھنس چکا ہے مزید تقویت ملے گی۔

حکومت کے قریبی ذرائع سے اطلاعات کے

باقی صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

# جان آفت میں

محمد فیروز الدین انور کلکتہ

میرے ایک پرانے دوست ہیں اور خیر سے رشتہ دار بھی۔ مگر نہایت وہمی اور شکی۔ جس کا اثر یہ ہے کہ ہر وقت بوکھلائے رہنا۔ بدحواس رہنا اور اسی حالت میں الٹا پلٹا کرنا کہنا اور بولنا ان کی خاص پہچان بن گئی ہے۔۔۔ ہم ان کے رشتہ دار اور قرابت دار ان کی اس طرح کی حرکتوں کو اپنی مجالس میں ان کی اوٹ پٹانگ باتوں کو بیان کرکے کافی محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔

امانت اللہ صاحب سے رشتہ داری کے علاوہ دوستانہ بھی ہے بڑے بے تکلف اور خوش مزاج دوست ہیں۔ میری بہت عزت کرتے ہیں اور اکثر چائے کھانے اور ناشتہ پر انتظار کرنے کے بعد ہی اپنے حصے کی چائے یا ناشتہ نوش فرماتے ہیں۔

مگر انہیں مجھ سے ایک شکایت بھی ہے۔۔۔ وہ یہ کہ "تم تبلیغ بہت کرتے ہو" تبلیغ سے ان کو الرجی ہے۔ اس لئے وہ بار بار مجھے ناراض ہونے اور بات نہ کرنے کی دھمکی دے چکے ہیں۔۔۔ مگر ان کی بات میں ہی کوئی نہ کوئی ایسی بات آجاتی جسے۔سمجھانے کا نام وہ تبلیغ رکھتے ہیں۔۔۔

بہرکیف ایک روز وہ تبلیغی جماعت کے جلسہ "تحفظ ختم نبوت" میں شرکت کیلئے تین دن کیلئے چلے گئے۔ اور اتفاق یہ کہ خاکسار کو بھی اپنے کسی کام سے کلکتہ سے باہر جانا پڑا۔

جلسہ میں انہیں علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ کا پروانہ ملا جسے وہ لیتے آئے۔ اور آتے ہی حکیم قربان علی صاحب جو ان کے بڑے چہیتے۔ منہ لگو اور طبیب کے ساتھ ساتھ فال رمل اور علم نجوم کے بھی ماہر تھے کو دیا اور فرمایا کہ دیکھو! اس فرمان کے مطابق کام کرنا ہے۔ مگر ایسے رنگ میں کہ کسی قادیانی کو پتہ نہ چلے کہ یہ صرف ان کو پریشان کرنے اور ان کا استحصال کرنے کیلئے کیا گیا ہے۔

چنانچہ حکیم صاحب نے وہ فرمان لے لیا بلکہ ہاتھ سے اچک لیا اور فرمایا جناب امانت اللہ صاحب آپ میرے مریض ہی نہیں بلکہ دوست اور "دینی بھائی بھی ہیں" اس لئے میں ایک ایسا نسخہ بناؤں گا جو ہر طرح کے سانپ کو مار دے بلکہ مار تا رہے۔ مگر لاٹھی کو اپنی جگہ سے ہلنا بھی نہ پڑے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

اور حکیم قربان صاحب وہ فرمان لیکر اپنے گھر چلے گئے اور خوب غور کرنے لگے کہ (۱) علماء کے فتوے پر پوری طرح عمل ہو۔ (۲) قادیانی دوست اور رشتہ دار سے جو احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں ان سے گلو خلاصی بھی ہو۔ بہت غور و فکر کے بعد کوئی ایسا طریق نہیں ملا جو بطور نسخہ پیش کر سکیں پھر علم رمل۔ علم جیوتش سے کام لیا کہ اچانک علم ہندسہ کی طرف توجہ گئی۔ اور ایک بڑا اچھا نسخہ ذہن میں آگیا۔ جسے خوبصورت کاغذ پر لکھ کر امانت اللہ صاحب کے گھر پہنچ گئے۔۔۔ اگرچہ امانت اللہ صاحب اس دن کچھ بیمار تھے اور دل میں درد ہو رہا تھا مگر حکیم صاحب کا نسخہ دیکھ کر پھڑک گئے اور بہت خوب بہت خوب۔۔ کا نعرہ لگانے لگے۔۔۔ اسی حالت میں حکیم صاحب آداب بجا لاتے ہوئے رخصت ہوگئے۔ اور پھر

امانت اللہ صاحب نے اپنے گھر کے سب افراد کو جمع کیا اور بتادیا کہ آئندہ اس قادیانی کے بچے سے بچنے کا بہت اچھا طریقہ ہاتھ لگ گیا ہے اور اس پر عمل کرنا تم سب کا فرض ہے اور اس حکم کی نافرمانی نہ میں کروں اور نہ تم سب اور وہ فارمولا ہے جو جناب حکیم صاحب نے تجویز کیا کہ میں اور تم سب بھی "ق" سے بچو کیونکہ "ق" میری زندگی کا خاتمہ کردے گا ق سے شروع ہونے والا کوئی نام۔ کوئی چیز میرے لئے بہت خطرناک ہے۔ لہذا "ق" سے تم سب بھی بچو اور پرہیز کرو۔۔۔ اور چونکہ "ق" سے قادیانی ہوتا ہے اس لئے وہ قادیانی کے بچے کو میرے گھر آنے کی اجازت نہیں۔

ادھر قربان صاحب تو نسخہ بتا کر چلے گئے۔ مگر امانت اللہ صاحب کا عجب حال تھا ان کی طبیعت بگڑتی چلی جارہی تھی اور شام تک ان کو سانس کی تکلیف دل دھڑکنے کی تکلیف کے ساتھ نہ ہاتھوں دم اور نہ پاؤں میں خم سارا گھر پریشانی میں مبتلا تھا اور غیر یقینی حالت سے دوچار۔ سب نے کھانا پینا چھوڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ نقاہت سے سارا گھر پریشان۔ مگر گھر کے بڑے اور بزرگ جو حکم حکیم صاحب نے دیا۔ اس کے مطابق پرہیز کر رہے تھے۔

مگر شام تک اور پھر دوسرے روز تک یہی کیفیت رہی اور گھر والوں کی جان آفت میں تھی۔ آخر فیصلہ ہوا کہ نرسنگ ہوم پہنچایا جائے۔ جہاں تقریباً دو ہفتے آرام اور مکمل پرہیز سے امانت اللہ صاحب اچھے ہو کر گھر آگئے۔

گھر آکر خوشی میں ملاد شریف کا اہتمام ہوا۔ جس کیلئے حافظ قاری قدرت اللہ صاحب تشریف لائے۔ جنہوں نے خوب جھوم جھوم کر میلاد پڑھایا۔ میلاد کے دوران قیام بھی کیا۔ اور آخر میں داد کے ساتھ اپنی منہ مانگی فیس بھی لیکر چلے گئے۔

لیکن عجب اتفاق کہ رات دس بجے سے امانت اللہ صاحب کی طبیعت پھر خراب ہوگئی اور حالت بگڑتی چلی گئی۔

چونکہ خاکسار باہر سے آج ہی لوٹا تھا۔ اس لئے محلے کے حالات سے بالکل بے خبر تھا اور تھکاوٹ کی وجہ سے کافی گہری نیند آگئی۔ اچانک رات ایک بجے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر کھٹکھٹاہٹ مسلسل تیز ہوتی رہی۔ گھبرا کر جب باہر آیا تو امانت اللہ صاحب کے بیٹے عبد القیوم کو باہر کھڑے کھڑے بلکتے ہوئے پایا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ابو کی طبیعت آج کئی ہفتوں سے خراب ہے اور اس وقت بھی عجیب کیفیت ہے چل کر دیکھ لیں۔ چنانچہ جلدی جلدی اس کے ساتھ ہی نکل پڑا۔ چنانچہ جب میں پہنچا تو دیکھا امانت اللہ صاحب آنکھ بند کرکے خاموش لیٹے ہوئے ہیں جسم کافی کمزور ہوا پڑا ہے۔ معلوم نہیں کیا تکلیف تھی۔ کوئی بات چیت بھی نہیں کر رہے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر پر۔ انی کنت من الظالمین کی آواز سننے میں ملتی تھی۔ جسم ہاتھ بالکل ٹھنڈا تھا۔ مگر چہرے پر کافی پسینہ تھا۔ حالانکہ اوپر پنکھا بھی چل رہا تھا۔

سب سے پہلے تو 2/3 بار سورۃ فاتحہ کا دم کیا اور پھر گرم دودھ و شہد دینے کیلئے کہا چنانچہ ڈاکٹر کے آتے آتے ان میں کافی جان آگئی۔ ڈاکٹر نے بھی بلڈ پریشر وغیرہ چیک کرنے کے بعد مزید دودھ اور ایک انڈا بھی دینے کیلئے کہا اور یہی کیا گیا جس سے کافی تبدیلی ہوئی اور مایوسی چھٹنے لگی۔ ڈاکٹر نے جو انجکشن لگایا اس سے بھی بڑا فائدہ ہوا مگر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ اب ان کو نیند آئے گی۔ اس لئے تھوڑا سونے دیں۔ سارے لوگ تو ہٹ گئے مگر میں بیٹھا رہا اور ان کے لڑکے عبد القیوم سے پوچھا اصل بات کیا ہے۔ تو اس نے ان کے سرہانے سے پمفلٹ نکالا اور مجھے تھمادیا۔ نیز بتایا سارا فساد اسی کاغذ کا ہے۔ اور کاغذ تھا ایک فتویٰ۔

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

۱۔ قادیانی کافر ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ قادیانیوں کا ذبیحہ حرام ہے۔

۳۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں جانے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کا کوئی حق نہیں۔

۴۔ قادیانیوں سے شادی بیاہ ناجائز اور حرام ہے۔

۵۔ مسلمانوں کا قادیانیوں سے میل جول قطعاً درست نہیں۔

۶۔ اس کے تجہیز و تکفین۔ جنازہ میں شامل ہونے کی بالکل اجازت نہیں۔

۷۔ قادیانیوں کو مسلمانوں جیسا سلام کرنا درست نہیں۔

۸۔ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے۔

۹۔ مسلمان اس کے فتنے سے خبردار اور ہوشیار رہیں۔

واقعی یہ پمفلٹ فتنہ و فساد برپا کرنے والا بم تھا۔۔۔ مگر میں نے قیوم سے پوچھا کہ سیٹھ کی طبیعت اس پمفلٹ سے کیوں خراب ہوئی۔ تو بچے نے بتایا ارے جناب حکیم صاحب نے غور و فکر کرکے یہ حل نکالا کہ آپ کی جان کو خطرہ ق سے ہے اس لئے ق سے بچئے پرہیز کیجئے ورنہ آپ کی جان آفت میں رہے گی۔ اور ق سے قادیانی ہوتا ہے اس لئے ابو کو آپ سے دور کرنے کا بہانا بنایا تھا۔

اب بات صاف تھی۔ اتنی دیر میں صبح کی اذان ہوئی اور دیکھا سیٹھ صاحب بھی آہستہ آہستہ آنکھ کھول کر میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میری نظر جو ملی تو اشارے سے قریب ہونے کو کہا اور کہا معاف کردو میں نے کہا کہ آپ معاف کریں کیونکہ حکیم صاحب کے بتائے نسخے کی خلاف ورزی کرکے یہاں آگیا۔ اور آپ مجھے اجازت دیں کہ جاؤں اور آپ کی جان کو مزید خطرے میں نہ ڈالوں کیونکہ ق آپ کی زندگی کیلئے بڑی خطرناک اور مہلک چیز ہوگئی ہے مگر میں اکیلا نہیں جاؤں گا آپ کے بیٹے قیوم کو بھی لیکر جاؤں گا۔ آپ کی ساری قمیص۔ قینچی قالین قاب اور قرآن وغیرہ بھی لیکر چلا جاؤں گا تاکہ آپ ق کے قہر سے محفوظ رہیں۔ اور ساتھ میں یہ بھی بتادوں کہ حکیم قربان علی۔ قاری قدرت اللہ صاحب سے بھی بچ کر رہیں اور میلاد میں قیام۔ ڈاکٹر کو قارورہ اور قلب کا علاج بھی مت کروائیں اور ہاں مرنے کے بعد قبرستان بھی نہ جائیں کیونکہ قیامت کے روز پھر اٹھنے کا تردد کرنا پڑے گا آپ سیدھے شمشان جائیں گے تاکہ بعد مرگ قل قوالی بھی نہ ہو۔

کیونکہ یہ سارے نام ق سے ہیں اور ق بقول قربان علی کے آپ کا قاتل ہے۔

یہ کہہ کر جب میں ذرا رکا تو کہنے لگے اور بھی کچھ کہنا ہے کہ بس؟ میں سر ہلا کر کہا اور کچھ نہیں کہنا۔ اس پر وہ خود بولے۔

جن پتوں پہ تکیہ تھا وہی ہوا دینے لگے

مجھے تم پر ناز تھا کہ تم ایک سچے ہمدرد ہو۔ مگر آج پتہ چلا کہ اب میری زندگی کا چراغ بجھنے لگا ہے تو تم بھی ساتھ چھوڑ رہے ہو۔ تم نے میری جان کو آفت سے نکالا۔ ورنہ میں شاید اسی فکر اور ٹنشن میں مرجاتا۔

میں نے فوراً انہیں گلے سے لگایا۔ اور پوچھا کہ اب طبیعت کیسی ہے تو جواب دیا۔

اس حکیم کے بچے نے نہ معلوم کب کی دشمنی نکالی ہے اور میری جان آفت میں ڈالدی۔ اس نے ق سے صرف قادیانی سوچا جبکہ ق سے جان بچانا محال ہی نہیں بلکہ گناہ عظیم کا مرتکب ہوتا ہے۔


شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصٰی روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

## چوہدری محمد علیم الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

میرے ماموں زاد و پھوپھی زاد بھائی چوہدری محمد علیم الدین صاحب ایم اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مورخہ 30.8.98 کو پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے شام امریکہ میں وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے داداجان (میرے ناناجان) حضرت مولوی محمد وزیر الدینؓ ہیڈ ماسٹر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی زمانہ اشتہار براہین احمدیہ سے معتقد ہوگئے تھے اور جونہی حضور کی طرف سے اعلانِ بیعت ہوا آپ کے دست مبارک پر بیعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں اپنے وطن مکیریاں ضلع ہوشیارپور سے اپنی برادری کے افراد کے ساتھ شامل ہوئے ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام میں تفصیل مندرج ہے آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست میں شمولیت کی سعادت حاصل تھی (ضمیمہ انجام آتھم) زلزلہ کانگڑہ کے موقعہ پر بطور ہیڈ ماسٹر سوجانپور ضلع کانگڑہ میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین تھے۔ زلزلہ سے چند لمحات قبل القائے الٰہی کے تحت خود اور بورڈنگ کے تمام طلبہ کو باہر نکال لیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کو محفوظ رکھا۔ مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی کے والد حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب بھی بچنے والے طلبہ میں شامل تھے۔

ان کے اکلوتے بیٹے (برادرم چوہدری محمد علیم الدین کے والد ماجد) حضرت مولوی محمدؐ عزیز الدین کا اسم گرامی بھی 313 صحابہ کی فہرست میں شامل ہے۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز صاحب مرحوم کے ہم جماعت رہے آپ 1/5 کے موصی تھے اس کے علاوہ انہوں نے اپنا آبائی مکان واقع مکیریاں سلسلہ احمدیہ کیلئے وقف کر دیا چنانچہ آج کل بھی وہ مکان دعوۃ الی اللہ کا مرکز ہے۔ آپ بھی مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں ان کی چار بہنیں کرم بی بی مہتاب بی بی۔ چراغ بی بی اور برکت بی بی تھیں۔ جو سب کی سب موصی اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں شامل تھیں سب کی اولادیں بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی اور کسی نہ کسی رنگ میں خدمات س خدمات سلسلہ بجا لاتی رہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم کی والدہ محترمہ ہماری پھوپھی مسماۃ عائشہ کو بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رفاقت کا شرف حاصل تھا 1902ء میں بیعت کی۔ موصیہ تھیں مقبرہ بہشتی قادیان میں مدفون ہیں۔ آپ کے بطن سے ایک بیٹی صالحہ فاطمہ جن کی پیدائش 1903 میں ہوئی کو بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل رہا اور تین بیٹے پیدا ہوئے۔ محمد علیم الدین۔ محمد الدین۔ محمد رشید الدین۔

برادرم چوہدری محمد علیم الدین کی ولادت 1917 میں ہوئی ابتدائی تعلیم مڈل تک اپنے والدین کی نگرانی میں حاصل کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان اعلیٰ ڈویژن میں پاس کیا اس دوران ان کی رہائش تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں رہی۔

میٹرک کے بعد دیال سنگھ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور بی اے تک تعلیم مکمل کی بی اے میں فرنچ و جرمن زبان بطور اضافی مضمون پڑھی۔ اس دوران لاہور میں اپنے پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی حکیم محمد جمیل صاحب کے ہاں علاقہ مصری شاہ میں رہائش رہی ان کی بہن کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل رہا۔ یہ خاکسار کی خوش دامنہ تھیں اور موصویہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

مکرم بھائی صاحب نے تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ کیلئے محکمہ ریلوے میں ملازمت کی بعد ازاں جلد ہی سول سروس میں آگئے اور حکومت ہند کے مرکزی دفاتر میں ملک و قوم کی خدمت کرتے رہے۔

قیام پاکستان پر مرکزی حکومت پاکستان فنانس برانچ میں مختلف مناصب پر ملک و قوم کی خدمت میں مصروف رہے اور 1975 میں مرکزی حکومت پاکستان سے بعہدہ جوائنٹ سیکرٹری خزانہ نیک نامی کے ساتھ ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر منٹ کے بعد اقوام متحدہ کے تحت سیرالیون۔ نائجیریا اور مسقط وغیرہ عرب امارات کے اقتصادی مشیر کے طور پر خدمات بجالاتے رہنے کی توفیق پائی اور اسلام آباد میں اپنے ذاتی مکان میں رہائش پذیر ہوئے۔

انہوں نے ابتداء میں ہی زندگی وقف کی تھی لیکن اس وقت انہیں سول سروس میں جانے کی اجازت مل گئی ریٹائر منٹ کے بعد پھر وقف کر دیا چنانچہ تادم آخر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان میں بطور رابطہ افسر نہایت تن دہی اور دیانتداری کے ساتھ مفوضہ فرائض سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

علاوہ ازیں 1983 سے 1986 اور 1989 سے 1992 بطور نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مقامی و ضلع رہے۔ 1992 سے تادم آخر بطور امیر مقامی اسلام آباد و امیر ضلع سلسلہ احمدیہ کی خدمت باحسن وجوہ کرنے کی توفیق پائی۔ 1991 تا 1998ء مرکزی مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کے ممبر منتخب ہوتے رہے نیز مرکزی سٹینڈنگ کمیٹی مال کے بھی رکن رہنے کی سعادت پائی۔

آپ سے چھوٹے بھائی الحاج حکیم محمد الدین صاحب سابق داعی الی اللہ و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و حال ناظم دارالقضاء سلسلہ احمدیہ قادیان و صدر مجلس کارپرداز ہیں آپ بھی واقف زندگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بھی نیکی۔ تقویٰ اور عبادات بجالانے میں قابل رشک مقام حاصل ہے۔ ان سے چھوٹے بھائی محمد رشید الدین صاحب کراچی میں مقیم ہیں وہ بھی سلسلہ کے فدائی ہیں اپنے حلقہ کے زعیم انصار اللہ رہے ہیں آج کل زیادہ بیمار اور کمزور ہوچکے ہیں ان کے بڑے بیٹے ڈاکٹر نصیر الدین کو بطور ڈاکٹر بیرون ملک خدمات بجالانے کی سعادت حاصل رہی ہے۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم بے حد خوش اخلاق ہنس مکھ۔ بے حد نرم طبیعت کے مالک اپنوں بیگانوں کے ساتھ یکساں حسن سلوک کرنے والے۔ الغرض اعلیٰ اخلاق حسنہ سے متصف تھے اور اپنے فرائض منصبی کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کیلئے شب و روز انتھک محنت سے کام کرنے والے تھے۔ آپ کا حسن سلوک ہی تھا کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے تمام احباب جماعت نے آپ کی رحلت پر نہ صرف گہرا صدمہ محسوس کیا بلکہ ایک بڑا خلا محسوس کیا۔ چنانچہ آپ کے حسن سلوک اور دلی محبت کے باعث جماعت احمدیہ اسلام آباد کے سو سے زائد احباب میت کے ساتھ اسلام آباد سے ربوہ تشریف لائے اور مختلف رنگوں میں اپنے جذبات کا اظہار اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

محترم بھائی صاحب کی شادی خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان والوں کی بیٹی عزیزہ سلمیٰ صدیقہ سے ہوئی۔ مرحومہ بہت بلند اخلاق کی مالکہ تھیں نہایت دیندار۔ خواتین مبارکہ کے ساتھ دلی محبت رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں کشادہ دلی سے حصہ لینے والی اور موصیہ تھیں مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں ان کی وفات بھی اچانک دل کے عارضہ سے ہوئی تھی۔

اُن کے بطن سے بھائی صاحب کی چار بیٹیاں ڈاکٹر نصیرہ منیرہ عزیزہ اور بشریٰ (مرحومہ) اور تین بیٹے حفیظ الدین مصلح الدین اور ڈاکٹر فہیم احمد ہیں۔ بڑی بیٹی ڈاکٹر نصیرہ ایم بی ایس امریکہ میں رہتی ہیں انہی سے ملاقات کیلئے بھائی صاحب جلسہ سالانہ برطانیہ سے فارغ ہو کر امریکہ گئے تھے وہاں اچانک دل پر شدید حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکے۔ ڈاکٹر نصیرہ ہی والد مرحوم کا تابوت لیکر پاکستان آئیں منیرہ اور عزیزہ اپنے اپنے گھروں میں باعزت طور پر زندگی گذار رہی ہیں۔ بشریٰ مرحومہ میری بہو تھیں میرے بیٹے منیر احمد کے ساتھ شادی ہوئی تھی جو اس وقت سیرالیون میں خدمت پر مامور تھا۔ وہاں زچگی کی حالت میں عزیزہ بشریٰ کی وفات ہوگئی۔ میت ربوہ پہنچی قبرستان عام نمبر۔ا۔ ربوہ میں مدفون ہیں۔

ان کا بڑا فرزند حفیظ الدین امریکہ میں ہے۔ مصلح الدین اسلام آباد میں گورنمنٹ کے شعبہ اکنامکس میں ہے اور فہیم احمد ایم بی بی ایس بھی گورنمنٹ سروس میں ہے۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ تینوں بیٹیاں ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں لیکن تینوں بیٹے اولاد کی نعمت سے محروم چلے آرہے ہیں۔ اللہ اپنے امر پر بھی غالب ہے انہیں بھی اپنے فضل سے نیک اولاد کی نعمت سے متمتع فرمائے۔

آپ کی میت امریکہ سے 3.9.98 براستہ لاہور اسلام آباد ربوہ پہنچی۔

اسلام آباد سے تابوت 3.9.98 عشاء کے بعد دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ اور 4.9.98 بعد نماز جمعہ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جم غفیر نے شرکت کی۔

مرحوم چونکہ بفضلہٖ تعالیٰ موصی تھے حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے حصہ آمد کا بھی کوئی بقایا نہ تھا لہٰذا تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی جس میں بہت بڑی تعداد میں محبوں کا گروہ شامل ہوا۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ صاحب مذکور نے دعا کروائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مرحوم بھائی صاحب کی مغفرت فرمائے جنت میں اپنے قرب خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے خاندان کے جملہ افراد ان کے عیال اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(چوہدری محمد صدیق واقف زندگی
سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

## افسوس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان وفات پاگئے!

افسوس! مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان مورخہ 22 اکتوبر 1998 بروز جمعرات بوقت 2.30 بجے دوپہر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف مارچ 1914ء میں اپنے آبائی گاؤں گھنیا نکے بانگر میں پیدا ہوئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابیؓ حضرت حکیم اللہ بخش صاحب کے نواسے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر 1939ء میں بیعت کر کے اپنے خاندان میں سے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ زیادہ تر قادیان میں مقیم رہے۔ 1947ء میں بھی 313 درویشان میں شامل ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق دیہاتی مبلغین کی ٹریننگ حاصل کر کے 1950ء میں ہندوستان کے صوبہ یوپی۔ بہار میں 26 سال تک تبلیغی میدان میں سرگرم رہے۔ نیز اس کے بعد دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر مضافات قادیان میں بھی ایک لمبا عرصہ تبلیغی میدان میں خدمت سرانجام دی۔

گذشتہ سال موصوف کی اہلیہ 3 نومبر 97 کو وفات پاگئی۔ موصوف کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند ملنسار اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ میں مرحوم کی نماز جنازہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

**Subscription**
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 5th Nov, 1998 Issue No : 44

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

## بقیہ صفحہ : آئینی ترمیم یا شریعت بل

مطابق شریعت بل ڈرافٹ کرنے والوں میں صدر رفیق تارڑ۔ مولانا عبد الستار نیازی۔ ڈاکٹر اسرار احمد۔ پروفیسر ساجد میر۔ راجہ ظفر الحق۔ ایڈووکیٹ ریاض گیلانی اور وزیر اعظم کے اباجی شامل ہیں۔ یہ لوگ ایک جیسے مذہبی رجحانات رکھتے ہیں۔

اگرچہ بل کی ایک دفعہ یہ اختیار دیتی ہے کہ ہر فرقہ شریعت کی اپنی تشریح کرنے کا مجاز ہے تاہم تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس سے فرقہ واریت میں نمایاں اضافہ ہوگا اور معاشرہ کی تقسیم در تقسیم ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت نے ضیاء کے دور کے نامکمل مشن کی تکمیل میں آنجہانی ڈکٹیٹر کے تجربہ سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ضیاء کے اسلامائزیشن پروگرام نے کثیر التعداد سنی فرقہ اور اقلیتی شیعہ فرقہ کے درمیان خلیج کو وسیع کیا جس کی وجہ سے ایسا خون خرابہ شروع ہوا جو آج تک چل رہا ہے۔ اب جبکہ نواز شریف نے اپنے سیاسی گرو جنرل ضیاء الحق کے نامکمل کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے فضا میں پہلے سے کہیں زیادہ مذہبی تناؤ کا امکان ہے۔ چنانچہ ابتداء ہو چکی ہے۔ فتویٰ بازی کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ مثلاً یہ کہا جا رہا ہے کہ جو بھی شریعت بل کی مخالفت کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوگا۔ مختلف مذہبی گروپوں کی طرف سے عورتوں کیلئے پردہ کی سختی سے پابندی کے مطالبات شروع ہو چکے ہیں اور ایک مذہبی تنظیم نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ 15ویں ترمیم کی مخالفت کرنے والوں کا حقہ پانی بند کرنا چاہئے۔ بعض مبصرین خیال کرتے ہیں کہ حکومت کے حالیہ اقدام افغانستان میں طالبان کی کامیابی کی وجہ سے ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستانیوں کا ایک طبقہ طالبان کے سخت اقدامات کی حمایت کرتا ہے خاص طور پر مذہبی تنظیمیں اور اس بل کو ڈرافٹ کرنے والے وزیر اعظم کے مشیر۔ مجوزہ آئینی ترمیمی بل میں جو چار اسلامی نظریات شامل کئے گئے ہیں وہ وہی ہیں جن کو مد نظر رکھ کر طالبان افغانستان میں حکومت چلا رہے ہیں

(انگریزی سے اردو ترجمہ)

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

## سیالکوٹ میں مسجد کے نزدیک بم دھماکہ '5 افراد ہلاک 40 زخمی

لاہور 31 اکتوبر (اے ایف پی) پولیس کا کہنا ہے کہ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں سیالکوٹ کے مقام پر ایک مسجد کے نزدیک ہوئے ایک بم دھماکہ میں 5 افراد ہلاک اور 40 دیگر زخمی ہو گئے سمجھا جاتا ہے کہ بم میں دو کلو گرام مادہ آتشگیر تھا اور اس بم کو ایک سائیکل پر نصب کیا گیا تھا سمجھا جاتا ہے کہ اسے بنیاد پرست اہل حدیث گروپ نے نصب کیا تھا 7 زخمیوں کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ اس بم دھماکہ کی ابھی تک کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی ہے پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش جاری ہے اور یہ واضح نہیں ہو پایا ہے کہ کیا بم دھماکہ مسجد کو نشانہ بنانے کیلئے کیا گیا تھا یا نہیں؟ (ہند سماچار جالندھر 1.11.98)

## [illegible]

نئی دہلی 3 ستمبر (پی ٹی آئی) میڈیکل ماہرین نے ایسڈ والی چیزوں مثلاً املی ٹماٹر اور ہرے پتے والی سبزیوں سے کھانے تیار کرنے کیلئے المونیم کے برتنوں کا زیادہ استعمال کرنے کے خلاف وارننگ دی ہے جس کے نتیجہ میں المونیم کا زہریلا مادہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے اعصابی اور دماغی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حیدر آباد میں غذائیت کی قومی انسٹی ٹیوٹ کے سائنس دانوں نے وارننگ دی ہے کہ المونیم کے کھانے تیار کرنے والے برتنوں کا استعمال محدود کیا جائے اور تیزابی مادہ والے کھانوں کی تیاری سے احتراز کیا جائے کیونکہ اس سے المونیم کی آمیزش اس میں سرائیت کر جاتی ہے۔ المونیم برتنوں کے زیادہ استعمال سے اعصابی اور دماغی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن میں پارکینسن بیماری بھی شامل ہے غذائیت کی قومی انسٹی ٹیوٹ میں چوہوں پر تجربے کئے گئے جن سے پتہ چلا کہ ایلومنیم کے زیادہ استعمال اور کیلشیم کی کمی والی خوراک سے ان کے اعصاب پر برا اثر پڑا اور دماغی صلاحیت پر اثر پڑا اس سے پہلے مطالعہ سے پتہ چلا تھا کہ اس سے ہڈیوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ گردہ کی بیماری والے مریضوں اور بوڑھے لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ایلومنیم کی مقدار کم کریں۔

بدر :۔ قبل ازیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طرف توجہ دلائی ہے جو آپ پڑھ چکے ہیں میڈیکل ماہرین نے بھی اب یہ آواز اُٹھانی شروع کر دی ہے۔

## کیرل میں شرح پیدائش گرنے سے بچوں کی تعداد میں بھاری کمی

### 'بچے نایاب شے' بن جائیں گے آبادی کے ماہرین کی وارننگ

کیرل میں عورتوں میں زرخیزی اور شرح اموات کے حالیہ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ صوبے میں بچے ایک نایاب چیز بن جائیں گے۔ کیرل کی آبادی میں اضافہ میں بھاری کمی کا ذکر کرتے ہوئے اعداد و شمار کے ماہرین نے کہا ہے کہ جو صنعتیں بچوں کی ضروریات کی چیزیں تیار کرتی ہیں ان کا مستقبل تاریک ہے۔ کئی سکول پہلے ہی خالی ہو گئے ہیں اور صورت حال مزید بدتر ہونے کی توقع ہے۔ آبادی کے ماہرین کے مطابق پچھلے بیس سالوں کے دوران بچوں کی پیدائش کم ہوئی ہے۔ ۱۹۶۱-۱۹۵۱ء کے دوران فی ہزار آبادی کے پیچھے بچوں کی شرح پیدائش اندازاً ۴۳.۹ تھی اور ۱۹۸۱-۱۹۷۱ء کے درمیان یہ کم ہو کر ۲۸.۱ رہ گئی۔ ۱۹۸۰ء میں ایک عورت اوسطاً ۳.۱ بچے کو جنم دیتی تھی لیکن ۱۹۹۰ء میں یہ تعداد کم ہو کر دو بچے رہ گئی ہے۔ آبادی کے سرکردہ ماہر ڈاکٹر مشرا نے بتایا ہے کہ چالیس سالوں کے دوران کیرل میں بچوں کی آبادی تیرہ فیصد کم ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ کمی ۴۲.۶ فیصد ۱۹۶۱ء میں ہوئی تھی اور اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں یہ کمی ۴۰.۳ فیصد ہوئی۔ ۱۹۸۱ء میں یہ گھٹ کر ۳۵ فیصد رہ گئی۔ اور ۱۹۹۱ء کی مردم شماری میں یہ ۲۹.۶ فیصد رہ گئی ہے۔ ۱۹۹۱-۱۹۸۱ء کے دوران دو اضلاع تروننت پورم اور ملاپورم کو چھوڑ کر کیرل کے سب اضلاع میں چار سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد کم ہوئی ہے۔ ڈاکٹر مشرا نے کہا ہے کہ کیرل میں ۱۹۶۰ء کی دہائی کے شروع میں سو فیصدی بچے سکول جانے لگے تھے۔ لیکن منصوبہ سازوں نے اس کا فائدہ نہیں اُٹھایا۔ سکولوں میں بھرتی کئے جانے والے بچوں کی تعداد میں پچھلے بیس سالوں کے دوران کمی بیشی ہوتی رہی ہے۔ لیکن ۹۳-۱۹۹۲ء سے داخل ہونے والے بچوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ (یو-این-آئی)

## دل کی دھڑکن کی بیماریاں جینیٹک نقائص کا نتیجہ

بلڈ ٹیسٹوں سے ڈاکٹر جلد ہی یہ پیشگوئی کرنے کے اہل ہو سکیں گے کہ جن لوگوں کو دل کا ایسا عارضہ ہے جسے لانگ کیوٹی سنڈرم کہتے ہیں ان میں سے کس کس کو عارضے سے موت کا خطرہ ہے۔ ۳ قسم کے جینیٹک نقائص سے یہ عارضہ پیدا ہو سکتا ہے جس کے نتیجہ میں مریض بے ہوش ہو جاتے ہیں یا ان کی اچانک موت ہو سکتی ہے۔ نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن میں شائع ایک مطالعہ کے مطابق ۲ جینیٹک نقص ایسے ہیں جن سے مریض کو غش پڑ جاتے ہیں جبکہ تیسری قسم کے نقص سے موت کا خطرہ زیادہ لاحق رہتا ہے۔ تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ ایسا پہلی بار ممکن ہو سکا ہے کہ ڈاکٹر مریض کے جینز کا تجزیہ کر کے پیشگوئی کر سکیں کہ دل کا عارضہ کون سا رخ اختیار کرے گا۔ انہوں نے کہا ایسا بلڈ ٹیسٹ طریق کار تیار کیا جا رہا ہے۔ جس سے مریضوں کو پتہ چل سکے گا کہ ۳ جینوں میں سے بیماری کیلئے کون سا ذمہ دار ہے۔ لانگ کیوٹی کے ۵۴۱ مریضوں کا مطالعہ کیا گیا۔ جو یونیورسٹی آف روچیسٹر کے تحقیق کاروں کی مدد سے ڈاکٹر ووجسیش زریرا نے کیا لگ بھگ ۲۵۰۰۰ امریکی لانگ کیوٹی سنڈرم عارضے میں مبتلا ہیں اور ہر سال اچانک ۳۰۰۰ اموات ہو جاتی ہیں۔

جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور مرتا ہے۔ (ایام الصلح)

دعوٹ سے ش رب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder.
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893